نائبِ اہلِ سُنّت

حضرت امام ربّانی مجدد و منوّر الف ثانی سرہندی قدس سرہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مُصطفٰے خان
ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد

ناشر: شیر ربانیؒ پبلیکیشنز
جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، شیر ربانیؒ روڈ، چوک شیر ربانیؒ
21 - ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت نمبر (۲۱)

نام کتاب — تائید اہل سنت

مصنف — حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مترجم — پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان

تعداد — گیارہ سو

اشاعت — بارہ اول مئی 2002

ناشر — شیر ربانی پبلیکیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور

ہدیہ — دعائے خیر برائے معاونین

ملنے کا پتہ

شیر ربانی پبلیکیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ)
چوک شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور

پرنٹرز: عمارض پرنٹرز۔ ریٹیگن روڈ۔ لاہور

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنّت

حضرت امام ربّانی مجدد و منوّر الف ثانی سرہندی قدس سرہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان
ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد

30/-

ناشر:
شیر ربانیؒ پبلیکیشنز
جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، شیر ربانیؒ روڈ، چوک شیر ربانیؒ
21 - ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

حسرتا که این چرخ ناهموار و دون — نیزه زد قلب ما پرکشت زخون
موت عالِم موت عالَم شد یقین — عاقلانرا این نشان از یوم دین
می سزد کر خون بکرید آسمان — بر وفات قطب عالم جاودان
از وفاتش لرزه آمد بر زمین — چون بماند سالم این قلب حزین
مرشد ما بست برخود این نقاب — نیست ممکن دیدنش الا بخواب
ازکه جوییم بعد ازو ارشاد خویش — ازکه خواهم درد را درمان خویش
أهل ایمان أز وفاتش در ألم — کوییا از ابر بارد درد وغم
فرقتا وافرقتا کشتم جدا — از حبیب خویش و محبوب خدا
عقل کل بود او ندانستم چنان — حیرت اندر حیرتم من هر زمان
مرشدی فاضل بنزدی ما چنین — ما بغفلت رفته بودیم آه ازین
مستفید از وی نکشتم رفت او — تازه شد هجرت شهادت شد دوتو
کر بکریم تا قیامت سود نیست — زانکه او باری دکر آینده نیست
ای حلمیٔ قطمیر آیس مشو — مشفق است او در پیش دائم برو
در هزار سیصد وبیست ودو بود — دعوتش میکرد خلاق ودود
ساعت هفتم که هجرت رو نمود — پنج شنبه بیست ونه ذی القعده بود
ارجعی أمر الهی کوش کرد — ترك این دار ودیار وهوش کرد
سید عالی مقام عبد الحکیم — درجوار قرب یزدان شد مقیم
جنة المأوی مقامش شد یقین — ماند محروم از وصالش مؤمنین
خاك باغلوم آن وجود پاکرا — چون صدف شد تهنیت آن خاکرا
داغ بر دلها نهاد آن روح پاك — دوستانش ماند درحسرت هلاك
این چنین حزن وألم دائم بود — تاکه جان اندر قفس قائم بود
من چه کویم حال آن عالی همام — کشت او منظور پیران کرام
کوی باغلوم شد مرا دار النعیم — هست در وی سیدم عبد الحکیم

سید عبد الحکیم بن مصطفی آرواسی در ترکیه در شهر آنقره وفات یافت در قریهٔ باغلوم مدفون است • قدس الله سره الاقدس •

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز سنہ ۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ کا یہ رسالہ عرصہ سے نایاب ہے، پہلے نولکشور کے مطبوعہ نسخہ مکتوبات شریف کے آخر میں یہ شامل تھا لیکن اب وہ بھی دستیاب نہیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبدۃ المقامات (طبع لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۱۲۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اس وقت لکھا گیا جبکہ "ارباب تشیع دران بلاد در غایت حشمت و جاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز بہ دین و ارباب دین در نہایت عداوت بود و لیکن از جوشِ غیرتِ اسلام کہ حضرت ایشان را سنتِ حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظۂ این و آں در خاطرِ شان خطور نمی بود۔"

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے بھی اس رسالے کے شروع میں لکھا ہے کہ شیعوں نے محاصرۂ مشہد کے وقت علمائے ماوراء النہر کے رسالے کے جواب میں جو رسالہ لکھا تھا وہ مجھے ملا ہے اور اسکے جواب میں لکھ رہا ہوں۔ محاصرۂ مشہد دسبر دار عبد المومن خاں ابن عبد اللہ خاں ازبک، والیٔ توران (م ۱۰۰۶ھ) نے ۹۹۷ھ میں سر کیا تھا اس لیے خیال ہے کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ جوابی رسالہ اسی سال کے قریب لکھا ہوگا۔ اس رسالہ کے بعض مضامین مکتوبات شریف (دفتر اول) کے مکتوبات نمبر ۸۰ ـ ۲۰۲ میں بھی ملتے ہیں۔ رسالہ کا نام اکثر کتابوں میں ردّ مذہب شیعہ آتا ہے لیکن چونکہ حضرت قدس سرہٗ کی اکثر کتابوں کے نام تاریخی ہیں اس لیے راقم الحروف نے اس رسالہ کا نام بھی تاریخی بنا دیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ والسلام

احقر غلام مصطفےٰ خان، یکم رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رسالہ در کوائف شیعہ

الحمد للّٰہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد اکرم البشر المبعوث الی الاسود والاحمر کما یناسب لعلو شانہ ویحری وعلی الخلفاء الراشدین المهدیین و ذریتہ واهل بیتہ الطیبین الطاهرین وسائر الصحابۃ المرضیین کما یلیق بمراتبهم العظمیٰ ودرجاتهم العلیا۔

اما بعد می گوید بندہ کہ محتاج رست برحمت خداوند احد صمد خادم علماء اهل سنت وجماعۃ احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی نسبا کہ چون درین ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرۂ مشهد بعلماء ماوراء النهر نوشتہ بودند در جواب رسالہ آنها در باب تکفیر شیعہ واباحۃ قتل واموال آنها مر مسلمانان را بود بایں حقیر قلیل البضاعہ رسید کہ حاصلش بعد طی مقدماتے ابلہ فریب تکفیر خلفاء ثلثہ است وذم وتشنیع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وبعضی از طلبہ شیعہ کہ متردد در این حدود بودند بایں مقدمات افتخار ومباهات می نمودند ودر مجالس امراء وسلاطین آن مغالطات را شهرت دادند این حقیر هر چند در مجالس ومعارک مشافہۃ بمقدمات معقولہ ومنقولہ رد آنها میکرد وبہ غلطهائے صریحۂ ایشاں

Marfat.com

اللہ ہی کے لیئے ہے بیحد تعریف پاک برکت والی برکت آثر اور اس کی مشا
و مرضی کے موافق اور درود وسلام ہمارے سردار محمدؐ پر جو بزرگ ترین انسان ہیں
اور تمام انسانوں کی طرف بلا تمیز رنگ و روپ بھیجے گئے ہیں اور درود ایسی جو آپ کی
شان والا کے مناسب اور موزوں ہو اسی طرح حضرات خلفائے راشدین مہدیین
پر اور آپکی پاک اولاد اور باقی صحابہ کرام پر ان کے بلند بلند مراتب و درجات کیمطابق۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے خدا کی رحمت کا محتاج و امیدوار علمائے اہل سنت و جماعت
کا خادم احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی بروئے نسب کہتا ہے کہ انہیں
ایام میں میرے ہاتھ ایک رسالہ لگا جو شیعوں نے بوقت محاصرہ مشہد علمائے ماورالنہر کے
نام لکھا تھا اور یہ درحقیقت اس رسالہ کا جواب تھا جو علمائے موصوفین نے اس سے
پہلے تحریر کیا تھا جس میں انہوں نے شیعہ کو کافر ٹھہرا کر ان کے قتل اور ان کے مال کی لوٹ
کو مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیا تھا۔

اس رسالہ شیعہ میں محض بیوقوفوں کو چکر دینے کے لیے چند کچے مقدمات مقرر کیے
ہیں پھر پورے رسالہ کی کل کائنات یہ ہے کہ حضرات خلفائے ثلٰثہ کو کافر ٹھہرایا ہے
اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زبان ذم وتشنیع کھولی ہے چنانچہ ادھر کے بعض شیعہ طلباء ان
پوچ مقدمات پر فخر و مباہات کرتے اور امراء و سلاطین کی مجلسوں میں ان مغالطوں
کو شہرت دیتے تھے۔ گو میں عام مجلسوں میں اور مختلف بحثوں میں عقلی اور نقلی مقدمات

Marfat.com

را اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث نبوی علی مصدره الصلوٰة والسلام که فرموده:

اذا ظهرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه ومن لم یفعل ذٰلک فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ له صرفاً ولا عدلاً۔

باین قدر رد و الزام کفایت نمی کرد و شورش سینهٔ بی کینه تشفی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت که اظهار مقاصد ایشان تا در زمانیکه در قید کتابت نه در آید و در حیز تحریر فائده تام و نفع عام نه بخشد. فشرعت مستعیناً بالله الصمد الودود هو یصین عما یشین لما هو المولیٰ والمعین وبه التوفیق ومن عنده التحقیق. اعلموا احسن الله ارشادکم که شیعه امام حق بعد حضرت پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم حضرت علی را میدانند که امامت از وو از اولاد او بیرون نمیرود و اِن خرجت فاما بظلم تکون من غیرهم او بتقیة منه او من اولاده وایشان باکثر طرق و تعدد اصناف بیست و دو فرقه اند و بعضی از ایشان تکفیر بعض دیگر میکنند و اظهار قبائح و شنائع آنها می نمایند وکفی الله المؤمنین القتال بقتالهم ۔ وما پیش از شروع در مقصود چند گروه ایشانرا بیان کنیم و بر حقیقت مقاصد ایشان اطلاع دهیم تا حقیقت مذهب ایشان بروجه اتم معلوم شود و حق از باطل ممتاز گردد۔ پس گوییم که رئیس اقدم ایشان عبداللہ بن سبا

Marfat.com

کی رو سے زبانی ان تمام لغویات کی تردید کرتا اور سب کو ان کے فضیوں کی صاف اور مکمل غلطیوں پر آگاہ کرتا مگر حمیت اسلام کا پاس کرتے ہوئے تردید الزام کی صرف اس قدر کوشش ناکافی نظر آتی تھی اور بے کینہ سینوں کی بے چینی کے لیے یہ تسلی و تشفی کا کافی سرمایہ بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش نظر تھی کہ آپ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب و شتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہیئے کہ وہ (اس دینی لکمد رفضا کے دفعیہ کے لیے) اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

یہ ساری باتیں خیال میں آتے ہی میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک شیعوں کے اغراض و مقاصد کو تحریر و کتابت میں ظاہر نہ کیا جائے پورے پورے فائدے اور عام نفع کی صورت متصور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے تحریر کا سلسلہ چھیڑا اور اس اہم کام میں اللہ ہی سے مدد کا خواستگار رہا کیوں کہ وہ بے پرا ذات ہے اپنے بندوں کا خیر خواہ و دوست ہے، ان کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے۔ سچا آقا ہے، عنایت و توفیق بھی اسی کے ہاتھ ہے، اور تحقیق ہر امر کی اسی کے پاس ہے۔

اللہ آپ کو ہدایت دے یوں سمجھیے کہ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حق حضرت علیؓ کو جانتے ہیں اور اس عقیدے کے پیرو ہیں کہ امامت ان میں اور ان کی اولاد میں سے باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدی سے جب غیر لوگ اس ظلم سے اپنا ہاتھ رنگتے ہیں یا اس صورت سے کہ حضرت علیؓ

Marfat.com

حضرت امیر او را بجانب مدائن اخراج کرده بود وهم او گفته که ابن ملجم
علی را نکشته بلکه شیطان را که بصورت او متمثل شده بود کشته
است وعلی در سحاب است رعد آواز او است وبرق تازیانه او است
وتابعان عبدالله در سماع آواز رعد میگویند که علیک السلام
یا امیرالمومنین وطائفه کاملیه از ایشان که اصحاب ابو کامل اند تکفیر
اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم می کنند بترک بیعت علی وتکفیر
علی می کنند بترک طلب حق خود وبتناسخ قائلند۔ وطائفه بیانیه
که اصحاب بیان بن سماع اند میگویند که خدا بصورت انسان
است واو بتمام ہلاک می شود مگر وجهش وروح خدا در علی
حلول کرد بعد ازاں در پسر او محمد بن حنفیه بعد ازاں در پسر
او ہاشم بعد ازاں در بیان وطائفه مغیره که اصحاب مغیره بن سعید عجلی
اند میگویند که خدا بصورت مرد نورانی است که بر سر او تاجی است
از نور ودل او منبع حکمت است وطائفه جناحیه اصحاب
عبدالله بن معاویه بن عبدالله بن جعفر ذی الجناحین بتناسخ
ارواح قایل گشتند ومی گویند که روح خدا اول در آدم حلول کرد
بعد ازاں در شیث وهمچنیں در انبیا و ائمه تا آنکه بعلی واولاد
او منتهی شد بعد ازان در عبدالله حلول کرد واین گروه منکر
قیامت اند ومحرمات را حلال می دانند کالخمر والمیته والزنا وغیرها
وطائفه منصوریه اصحاب ابی منصور عجلی که در خدمت امام محمد
باقر رض بوده فلما تبرا منه الامام وطرده ادعی الامامة لنفسه میگویند
که ابو منصور بر آسمان رفته بود

Marfat.com

یا آپکی اولاد تقیہ سے کام لے، شیعوں کے چند در چند اقسام واصناف کو اگر سمیٹا جائے تو ان کے فرقوں کی تعداد ۸۰ کے قریب ٹھہرتی ہے، یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے بدنتائج اور بدکرداریوں کو طشت ازبام کرتے ہیں۔ سچ ہے اللہ تعالیٰ نے ان میں خود جنگ و قتال کی وبا پھیلا کر مسلمانوں کو انکے ساتھ لڑائی بھڑائی سے سبکدوش فرمایا۔ اب ہم اصل مقصود سے پہلے ان کے چند فرقوں کا بیان تحریر میں لاکر ان کے اصل مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کی حقیقت پوری ذہن نشین ہوجائے اور حق باطل سے بالکل ممتاز ہوکر سامنے آجائے۔ ان شیعوں کا سر فتنہ اور گروگھنٹال عبداللہ بن سبا تھا جس کو حضرت علیؓ نے مدائن کی طرف نکال دیا تھا۔ چنانچہ یہ عقائد اسی کے دماغ کی ایجاد ہیں کہ ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ شیطان کو جو آپکی شکل اور روپ میں نمودار ہوا تھا۔ آپ ابر میں روپوش ہیں رعد آپکی آواز ہے اور بجلی تازیانہ کا کوڑا اور راسی عبداللہ کے متبعین جب گرج کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں، علیک السلام یا امیر المومنینؑ

فرقہ کاملیہ کے افراد یعنی اصحاب ابو کامل حضرت پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب کو کافر کہتے ہیں اور حضرت علیؓ کو بھی کافر ٹھہراتے ہیں، اصحاب کو اس لیے کہ انھوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی اور خود حضرت علیؓ کو اس وجہ سے کہ انھوں نے حق طلبی نہیں کی یہ تناسخ اور آواگون کے قائل ہیں۔ بیانیہ فرقہ کے لوگ اصحاب بیان بن سمعان کہتے ہیں کہ خدا انسانی شکل رکھتا ہے وہ تمام ہلاک ہوجائے گا، مگر اس کی ذات خدا کی روح نے حضرت علیؓ میں حلول کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد بن حنفیہ میں ان کے بعد ان کے صاحبزادہ ہاشم میں۔ ان کے بعد بیان میں فرقہ مغیریہ کے لوگ جو اصحاب مغیرہ بن سعد عجلی ہیں کہتے ہیں کہ خدا ایک نورانی آدمی کی شکل رکھتا ہے اس کے سر پر نور

Marfat.com

وحضرت سبحانہ بید خود بر سر او مسح کرد و فرمود یا نبی اذہب
نبلغ منی بعد ازاں بر زمین فرود آمد وہو الکسف المذکور
فی قول تعالےٰ وان یروا کسفا من السماء ساقطا
یقولوا سحاب مرکوم وہم ایشان میگویند کہ رسالت
منقطع نمی شود و جنت عبارت است از امام کہ ما بہ محبت
آن ماموریم و نار کنایہ است از ان شخصی کہ ما ببغض او محکومیم
ہمچو ابی بکر و عمر و ہمچنیں فرائض عبارتست ازاں جماعت
کہ ما را بہ محبت آنہا امر فرمودہ اند و محرمات آن طائفہ کہ ما را
ببغض آنہا حکم کردہ و طائفہ خطابیہ اصحاب ابی خطاب اسدی
کہ در خدمت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است
و امام چوں غلو او را در حق خود معلوم کرد از و بیزار گشت و از
صحبت خود برآورد و بعد ذلک ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند
کہ ہمہ ائمہ ابناء اند و حنات ابنیاء اللہ جعفر صادق آلہ است
اما ابو الخطاب از و و از علی افضل است و ہولا یستحلون شہادۃ
الزور لموافقہم علی مخالفہم و نیز می گویند کہ جنت نعیم دنیا است
و نار آلام آنست و دنیا ہرگز فانی نخواہد شد و محرمات و
ترک فرائض را مباح میدانند و طائفہ غرابیہ از ایشان میگویند
محمد بہ علی مشابہہ تر بود از مشابہت غراب بغراب و مگس
بمگس و حضرت حق سبحانہ تعالیٰ وحی بجانب علی رضی اللہ عنہ
فرستادہ بود جبرئیل از کمال مشابہت غلط کردہ وحی را
بمحمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم رسانیدہ و شاعر ایشان

Marfat.com

کا تاج ہے دل ان کا حکمت کا سرچشمہ ہے اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوی الجناحین یعنی فرقہ جناحیہ کے لوگ بھی تناسخ کے قائل ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خدا کی روح نے پہلے حضرت آدمؑ میں حلول کیا پھر حضرت شیثؑ میں پھر اسی طرح حضرات انبیاء و ائمہ کے قالبوں میں سرایت کرتی چلی آئی یہاں تک کہ آخر میں اس نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد میں حلول کیا، اس کے بعد عبداللہ کے قالب میں روح خدا نے جگہ لی یہ قیامت کو نہیں ملتے، ممنوعات شریعت مثلاً شراب مردار زنا وغیرہ کو حلال جانتے ہیں۔ فرقہ منصوریہ کے لوگ ابو منصور عجلی کے پیرو ہیں۔ یہ حضرت امام محمد باقرؒ کی خدمت میں تھا جب حضرت امام نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کو اپنے پاس سے نکال باہر کیا تو یہ خود مدعی امامت بن بیٹھا۔ اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ابو منصور آسمان پر گیا تھا اور حق سبحانہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے بیٹے جا اور ہمارا پیغام پہنچا اس کے بعد وہ زمین پر اترا چنانچہ اسی کو اس آیت میں کسفہ سے تعبیر کیا گیا ہے" اور اگر دیکھتے ہیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہتے ہیں بادل ہے تہ بتہ"۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ رسالت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور جنت امام سے عبارت ہے جس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے پر ہم مامور ہیں اور دوزخ سے اس شخص کی طرف اشارہ جس کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو حکم ہے جیسے ابو بکرؓ اور عمرؓ اسی طرح کہتے ہیں کہ فرائض سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ محبت رکھنے کا ہم کو حکم ہے اور محرمات سے وہ لوگ مقصود ہیں جن کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو امر کیا گیا ہے۔ فرقہ خطابیہ کے لوگ ابی خطاب اسدی کے اصحاب ہیں یہ حضرت امام محمد جعفر صادقؓ کی خدمت

Marfat.com

میگویند ع غلط الامین فجازها عن حیدر ، و ایشان حضرت جبرئیل علیہ السلام را لعن میکنند. وطائفہ ذمیہ کہ ذم محمد صلے اللہ علیہ وسلم می کنند و میگویند علیؓ الہ است محمد صلے اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم را مبعوث ساختہ است کہ مردم را بسوئے او دعوت کند محمد علیہ السلام بسوئے خود دعوت کرد و بعضی از ذمیہ محمد را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الہ میدانند جمعی از ایشاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در احکام الوہیت مقدم میدانند جمعی دیگر علی رضی اللہ عنہ را و گروہی از ایشاں قائل اند کہ اصحاب عبا باشند محمد علیہ السلام و علیؓ و فاطمہ و حسن وحسین رضی اللہ عنہم میگویند کہ ایں ہر پنج شی واحد اند و روح در اینہا علی السویہ حلول کردہ است و ہیچ یکی را بر دیگری مزیت و فضیلت نیست وایشان فاطمہ بتاء تانیث نمی گویند تحاشیان وصمۃ التانیث وطائفہ یونسیہ یونس بن عبد الرحمن قمی می گویند خدا بر عرش است و ہرچند ملائکہ اورا برداشتہ اند اما او از ملائکہ قوی است مثل کلنگ کہ بر دو پا میگردد و از ہر دو پائی خود کلاں و بقوت تر است وطائفہ مفوضہ از ایشاں میگویند کہ خدائے تعالیٰ دنیا را خلق کرد و بمحمد علیہ السلام تفویض نمود و مباح ساخت اورا ہر چیز یکہ در دنیا است و بعضی از ایشاں میگویند کہ دنیا را بعلی تفویض نمودہ وطائفہ اسمٰعیلیہ بباطن قرآن قائلند نہ بظاہر و میگویند نسبت باطن بظاہر ہمچو نسبت لب است بقشر و کسی کہ تمسک بظاہر آن میکند بعذاب و مشقت کہ امتثال

Marfat.com

میں رہتا تھا حضرت امام نے جب معلوم کیا کہ یہ ان کی ذات کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتا ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے اور اپنی صحبت سے اس کو باہر کیا تب اس نے خود اپنی امامت کا نعرہ لگایا یہ کہتے ہیں کہ تمام ائمہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور ان کی خوبیوں کا ذریعہ حضرت جعفر صادق ہیں لیکن ابو الخطاب اُن سے اور حضرت علیؓ سے افضل ہے یہ لوگ جھوٹی گواہی کو روا رکھتے ہیں جبکہ مخالفین کے مقابلہ میں اس کی ضرورت پیش آئے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کا نام جنت ہے اور اس کی تکلیفوں کا نام دوزخ اور یہ دنیا فنا کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گی یہ محرمات پر عمل اور ترک فرائض کو جائز رکھتے ہیں ان میں غرابیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ ایک کوے کو کوے سے مکھی کو مکھی سے جس قدر مشابہت ہوتی ہے حضور اکرمؐ کو حضرت علیؓ سے اس سے بھی زائد مشابہت تھی۔ حق سبحانہ نے وحی دراصل حضرت علیؓ کو بھیجی تھی مگر حضرت جبرئیلؑ انتہائی مشابہت کی وجہ سے دھوکا کھا گئے۔ اور وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ان کا ایک شاعر کہتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ سے غلطی کی کہ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی یہ حضرت جبرئیلؑ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ فرقہ ذمیہ کے لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ خدا ہیں انھوں نے محمدؐ کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیے لوگوں کے پاس بھیجا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ بعض ذمیہ محمدؐ کو خدا مانتے ہیں پھر ان میں بھی دو فریق ہیں بعض حضرت علیؓ کو بھی خدا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی میں افضل جانتے ہیں اور بعض علیؓ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ ان میں کا ایک گروہ اصحاب عبا اس کا قائل ہے کہ محمدؐ علی، فاطمہ حسنؓ و حسینؓ یہ پانچ بزرگ درحقیقت شخص واحد ہیں ایک ہی روح سب

Marfat.com

او امر و اجتناب از نواہی است گرفتار اوست باطن آن ترک عمل ظاہر آن میرساند و دریں مطلب بآیۂ کریمہ تمسک میکنند قال عز و جل فضرب بینهم بسور له باب باطنه فيه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب و ایشان محرمات را مباح میدانند ومیگویند پیغمبرانیکہ شرائع ناطق اند ہفت اند آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہ و علیہم افضل الصلوٰة و محمد مہدی را از رسل میگویند و اصل دعوات ایشان با بطال شرائع و در احکام شریعت تشکیکات میکنند چنانکہ می گویند حائض را چرا روزہ قضا گفتند نہ نماز و وجوب غسل از منی چرا شد نہ از بول و در بعضی از نمازہا چہار رکعت چرا فرض شد و در بعضی دیگر سہ رکعت و در بعضی دو رکعت چرا فرض گشت و شرائع را تاویلات میکنند وضو را عبارت از موالات امام میدانند و نماز را کنایہ از رسول بایں آیت تمسک میکنند وان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر و احتلام را عبارت از افشای اسرار بسوئے نااہل میدانند و غسل تجدید وعد است و زکوٰة تزکیہ نفس بمعرفت دین خیال کردہ اند و کعبہ نبی است و باب علی و صفا محمد علیہ السلام و مروہ علیؓ و طواف ہفتگانہ عبارت از موالات ائمہ سبعہ میدانند و جنت راحت ابدان است از تکالیف و نار مشقت ابدان است بہ مزاولت تکالیف و از امثال ایں قسم خرافات بسیار دارند

Marfat.com

میں یکساں حلول کیے ہوئے ہے کسی کو کسی پر فوقیت و برتری نہیں ہے یہ لوگ اسم فاطمہ کو تاتانیث سے ادا نہیں کہتے تاکہ ان کی ذات تانیث کے داغ سے محفوظ رہے۔ طائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمن قمی کا پیرو ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خدا عرش پر رونق افروز ہے گو فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں لیکن وہ فرشتوں سے قوی تر ہے مثل کلنگ کے کہ اپنے دونوں پاؤں پر پھرتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں سے بڑا اور قوی تر ہے ان میں سے مفوضہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا پیدا فرما کر اس کو حضرت محمدؐ کے سپرد کر دیا اور دنیا کی ہر چیز کو آپ کے لیے جائز اور مباح قرار دیا۔ ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں کہ دنیا حضرت علیؑ کے سپرد کی گئی اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ قرآن کے باطن کو مانتے ہیں ظاہر کو نہیں کہتے ہیں کہ باطن کی نسبت ظاہر کی طرف ایسی ہے جیسے گودے اور مغز کی نسبت چھلکے کی طرف اور جو ظاہر قرآن کو حجت بتاتا ہے وہ اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کے عذاب و مشقت میں اپنے کو گرفتار رکھتا ہے۔ باطن قرآن ترک عمل ظاہر کا تقاضا کرتا ہے، یہ اپنے خیال پر اس آیت کریمہ سے حجت لاتے ہیں۔ فرمایا عزوجل نے پس لگا یا جاوے گا ان کے درمیان کوٹ جس کے لیے دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب۔ یہ حرام چیزوں کو حلال جانتے ہیں ان کا قول ہے کہ حامل شریعت پیغمبر سات ہیں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ و السلام اور حضرت محمد مہدی کو بھی رسول جانتے ہیں۔ اصل دعوت ان کی یہ ہے کہ یہ شریعتوں کو باطل کرتے ہیں ان کے احکام میں شبہے اور شکوک پیدا کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں

Marfat.com

و نیز میگویند که خدا نه موجود است نه معدوم نه عالم نه جاہل نه قادر نه عاجز و چوں حسن بن محمد صباح ظاہر شد تجدید دعوت کرد بہ نیابت خود از امام بزعم ایشان ہیچ زمانہ از امام خالی نیست و ایشان منع می کنند عوام را از خواص در علوم و خواص را از نظر در کتب متقدمہ تا بر قضائح و قبائح ایشان مطلع نگردند و چنگ در دامنہائی فلسفہ زدہ اند و بشرائع استہزا می کنند و طائفہ زیدیہ کہ منسوب بزید بن علی بن زین العابدین اند سہ گروہ اند یکے از ینہا مسمی الجارودیہ اند کہ بنص خفی بر امامت علی قائلند و تکفیر اصحاب می کنند بسبب ترک مبایعت علی بعد پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ وسلم۔ دوم سلیمانیہ اند گویند امامت شوری در میان خلایق و ابوبکرؓ و عمرؓ را امام میدانند اگرچہ از مردم خطا واقع شدہ کہ باوجود علیؓ با ایشاں بیعت نمودند اما ایں خطا بحد فسق نمی رسانند و عثمان و طلحہ و زبیر و عائشہؓ را تکفیر می کنند و سوم تبریہ اند کہ بسلیمانیہ موافق اند الا انہم توقفوا فی عثمانؓ و اکثر زیدیہ دریں زمانہ مقلد اند در اصول بمعتزلہ راجع اند و در فروع بمذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سبحانہ مگر در چند مسئلہ و طائفہ امامیہ از ایشاں بنص جلی بر خلافت علی قائلند و تکفیر اصحابؓ میکنند و امامت امام جعفرؓ را باتفاق میرسانند و بعد ازان در امام منصوص اختلاف دارند و انچہ مشہور ست و مختار جمہور ایشاں بریں

Marfat.com

کہ عورت بحالت حیض روزہ کیوں قضا کرتی ہے اور نماز قضا کیوں نہیں کرتی منی سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے اور پیشاب سے کیوں نہیں، بعض نمازوں میں چار بعض میں تین اور بعض میں دو رکعتیں فرض کیوں ہیں امور شریعہ میں تاویلات کرتے ہیں، امام کی دوستی کو وضو، اور رسول کی ذات کو نماز جانتے ہیں اور دلیل اس آیت سے لاتے ہیں۔ البتہ نماز بےحیائی اور نامعقول بات سے روکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نااہلوں کو واقف اسرار کرنا احتلام ہے اور زنا، وعدہ کرنا غسل ہے۔ دین کی معرفت سے نفس کو پاک کرنا زکوۃ ہے، نبی کعبہ ہیں اور دروازہ علی۔ محمدؐ صفا ہیں اور علیؑ مروہ، ساتوں ائمہ کے ساتھ موالات سات طواف ہیں، جنت بدن کے آرام اور تکلیف سے چھٹکارے کا نام ہے اور دوزخ ہمیشہ تکالیف سے بدن کی مشقت سے عبارت ہے۔ غرض اور اسی قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر ہے نہ عاجز — جب حسن بن محمد صباح ظاہر ہوا تو اس نے دعوت کو زندہ کیا اور خود کو امام کا نائب ٹھہرایا کیونکہ ان کا گمان ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہیں۔ یہ عوام کو خواص کے علوم سے باز رکھتے ہیں اور خواص کو کتب متقدمین میں غور خوض سے تاکہ ان کے فضائح اور قبائح پر ان کو اطلاع نہ ہو۔ یہ فلسفہ کی روشنی میں چلتے ہیں اور شریعتوں پہ مذاق اڑاتے ہیں۔ طائفہ زیدیہ جو زید بن علی بن زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ تین گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک گروہ کا نام جارودیہ ہے یہ بنص خفی علیؓ کی امامت کے قائل ہیں صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہیں کیونکہ انھوں نے بعد پیغمبر علیہ السلام حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی دوسرا فرقہ سلیمانیہ کہلاتا ہے۔ یہ امامت کا دارومدار

ترتیب است که بعد امام جعفرؓ پسر او امام ابو موسیٰ کاظمؓ است و بعد ازان امام علی بن موسیٰ الرضا و بعد او محمد بن علی التقی و بعد او حسن بن علی الزکی و بعد او محمد بن الحسن و ہو الامام المنتظر و اوائل ایشان از تمادی ایام بعضی رجوع کردند و بعضی دیگر بجانب مشتبہ ھذا آخر بیان فرقتھم الضالۃ والمضلۃ و چند گروہ دیگر ایشان را ازاں ذکر نکردہ کہ در اصول و عقائد بطوائف مذکورہ موافقت کردند در چند مسئلہ کہ اختلاف نیز دارند پوشیدہ نماند ہر شخص کہ او درایہ و تمیز دارد و بر حقیقۃ مطالب ایشان اطلاع یابد بی آنکہ رجوع بدلائل نماید حکم بفساد آنہا کند چنداں مقاصد موہومہ مبینۃ الفساد و بداہۃ البطلان اند و ایشان از کمال جہالت خود را با اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و ائمہ اثنا عشر نسبت میکنند و بمتابعت و موالات آنہا ادعامی نمایند حاشا و کلا ثم حاشا و کلا ایشان از محبت مفرط بیزار اند و بمتابعہ قبول نمی دارند و محبت ایں بدکیشاں در رنگ محبت نصاری است بحضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ از فرط ضلالۃ اورا بخدائی می پرستیدند و او ازاں محبت بیزار بود و یؤیدہ ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ ابغضتہ الیہود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی

Marfat.com

شوریٰ پر رکھتے ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ کو امام جانتے ہیں البتہ لوگوں کو خطاکار خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے علیؓ کی موجودگی میں ان دو بزرگوں سے بیعت کی لیکن اس خطا کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتے۔ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اور عائشہؓ کو کافر کہتے ہیں۔ تیسرا فرقہ تبریہ کے نام سے مشہور ہے یہ فرقہ سلیمانیہ کے ساتھ متفق العقیدہ ہیں البتہ عثمانؓ کی امامت ماننے میں تامل کرتے ہیں آجکل اکثر زیدیہ اصول میں معتزلہ کے پیرو ہیں اور فروع میں امام ابو حنیفہ کے متبع۔ البتہ چند مسائل میں مختلف الخیال ہیں۔ ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نص جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؒ تک چلاتے ہیں ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں انمیں اکثر اس سلسلہ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفرؒ کے بعد آپکے صاحبزادہ امام ابو موسیٰ کاظم انکے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن حسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں، پھر زمانہ گزرنے پر ان کے اگلوں کے دو فریق ہو گئے بعض نے معتزلہ کی طرف رجوع کر لیا اور بعض فرقہ مشبہ میں جا ملے۔ یہ ہیں ان شیعہ کے گمراہ اور گمراہ کن فرقے۔ ان کے بعض اور فرقوں کو نظر انداز اس لیے کیا گیا کہ وہ اصول و عقائد میں مذکورہ فرقوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں گو چند مسائل میں ان کو اختلاف بھی ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان شیعہ کے مقاصد کچھ ایسے موہوم بین الفساد اور ظاہر البطلان ہیں کہ جو شخص بھی ذرا عقل و تمیز رکھتا ہے اور ان کے مطالب کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے بغیر دلیل معلوم کیے فوراً ان کے لغو اور بیہودہ ہونے کا حکم لگاتا ہے۔ یہ ان کی جہالت ہی کا تقاضا ہے کہ خود کو اہل بیت اور ائمہ اثنا عشرہ سے منسوب کرتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

لیست له ثم قال یهلک فیّ رجلان محب مفرط یفرطنی
بما لیس فیّ ومبغض یحمله شنآنی علی ان یبهتنی (رواه احمد)
وقوله تعالی اذ تبرأ الذین اتبعوا نشان حال ایشان
است یعنی وقتی که متبوعان از تابعان بیزار شوند و متابعه
قبول ندارند ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا و
هب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب. فالآن
نشرع فی جواب اعتراضاتهم الواهیة معتصما بحبل الله
الملک الاکبر انه علی ما یشاء قدیر وبالاجابة جدیر
قال علماء ما وراء النهر شکر الله تعالی سعیهم حضرت
پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم کمال تعظیم و توقیر
خلفاء ثلثه میداشتند و در مدح هر یک احادیث
کثیره وارد گشته وجمیع اقوال و افعال آنحضرت
بمطابق آیه کریمه وما ینطق عن الهوی ان هو الا
وحی یوحی بموجب وحی است و شیعه که مذمت ایشان
میکنند مخالفه وحی میکنند و مخالفه وحی کفر است شیعه در
جواب آنها اول بطریق معارضه گفتند که از دلیل قدح
خلفای ثلثه و بطلان خلافت ایشان لازم می آید
زیرا که در شرح مواقف از آمدی که از اکابر اهل سنت
است منقول است که قریب بوقت رحلت حضرت پیغمبر
صلی الله علیه وسلم در میان اهل اسلام مخالفه واقع شد و
مخالفه اول این بود که حضرت پیغمبر صلی الله تعالی علیه و آله وسلم

Marfat.com

ساتھ میلاپ کا دم بھرتے ہیں خدا کی پناہ یہ بزرگ تو خود ان کی مبالغہ آمیز محبت سے بیزار ہیں اور ان کی متابعت پر راضی نہیں بلکہ ان بدکیشوں کی محبت نصاریٰ کی محبت سے ملتی جلتی ہے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھا کرتے تھے کہ آخر اپنی انتہائی گمراہی کے باعث ان کو خدا کے ساتھ پوجنے لگے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ اس محبت سے بیزار تھے چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے کہ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسندیدہ اور محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجے پر پہنچایا جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا کہا) پھر فرمایا کہ میرے (علیؓ) معاملے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والے ہوں گے اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائیں گے جو مجھ میں نہ ہوں گی دوسرے وہ جو میرے دشمن ہوں گے اور مجھ سے دشمنی ان کو اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان " جبکہ بیزار ہوگئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے۔" ان کے حال کی صحیح ترجمانی ہے۔ اے پروردگار جب ہدایت دے تو ہم کو تو نہ بچلا ہمارے دلوں کو اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت البتہ تو رحمت دینے والا ہے۔ اب ہم ان کے واہی تباہی اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ چھیڑتے ہیں، اور خدائے برتر پر بھروسہ کرتے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اپنے بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ حضرات علماء ماوراء النہر نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما

Marfat.com

در مرض موت فرمود کہ ایتونی بقرطاس اکتب لکم شیئاً لا تضلوا بعدی (بخاری ومسلم) و عمرؓ بایں امر راضی نشده گفت ان الرجل غلبته الوجع وعندنا کتاب الله حسبنا. پس صحابہ اختلاف کردند تا آواز بسیار شد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ازیں معنی آزرده شد فرمود کہ برخیزید پیش من تنازع سزاوار نیست ومخالفہ دوم آں بود کہ بعد از قضیۂ مذکوره پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعی رامقرر ساخت کہ ہمراہ اسامہ بسفرے روند وبعض ازاں جمع تخلف نمودند وبعرض پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم رسیده آں حضرت مکرر مبالغہ فرمودند کہ جهزوا جیش اسامةؓ لعن الله من تخلف عنہ ومع هذا آں بعض تخلف کردند ومتابعۃ نمودند پس گویم امری کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم درباب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضائے کریمۂ مذکوره وحی است ومنعی کہ عمرؓ کرده منع ورد وحی است ورد وحی کفر است علی ما اعترفتم بہ وعلی ما دل علیہ قولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون وکافر قابل خلافت پیغمبر نیست صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ونیز تخلف از جیش اسامۃ بمقتضائے دلیل مذکور کفر است ومتخلفان خلفائے ثلثہ اند باتفاق وچوں حضرات درصحیفۂ شریفہ اعتراف نمودند کہ فعل حضرت وحی است والواقع

Marfat.com

کہ جناب پیغمبر علیہ السلام نے حضرات خلفاء ثلثہ کی بڑی تعظیم و توقیر ظاہر فرمائی ہے اور ہر سہ بزرگوں کی مدح و تعریف میں بہت سی حدیثیں منقول ہیں اور آنحضرتؐ کے اقوال و افعال بموجب آیۃ کریمہ "اور نہیں بولتے آپ خواہش سے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے" سراسر وحی ہیں اور شیعہ جب ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطور معارضہ کہتے ہیں کہ دلیل سے خلفاء کی شان میں قدح اور ان کی خلافت کا بطلان لازم آتا ہے کیونکہ شرح مواقف میں آمدی کا یہ قول نقل کیا ہے جو اکابر اہل سنت میں سے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت اہل اسلام میں آراء کا اختلاف پیدا ہو گیا پہلا اختلاف یہ تھا کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے مرض موت میں ارشاد فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے لیے کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد نہ بہکو حضرت عمر رضؓ اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہا کہ آپ پر مرض کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہم کو کافی ہے، غرض صحابہ نے اس بارے میں اختلاف کیا اور ایک شور و غل کی آواز پیدا ہو گئی اس کیفیت سے آنحضرتؐ آزردہ خاطر ہوئے فرمایا اٹھو میرے سامنے جھگڑا مناسب نہیں دوسرا اختلاف یہ تھا کہ واقعہ معلومہ کے بعد پیغمبر ہو نے ایک جماعت کو نامزد فرمایا کہ اسامہؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوں اس جماعت میں سے بعض نے تعمیل میں سستی برتی جب آنحضرتؐ کو اس کی خبر ملی تو آپنے بڑے اصرار سے فرمایا اسامہؓ کے لشکر کو تیار کرو جو اس سے جان چرائے اللہ کی اس پر لعنت ہو اس تاکید کے باوجود بعض نے تعمیل کے لیے قدم نہیں

Marfat.com

ایضاً کذالک پس گویم اخراج حضرت پیغمبر مروان را از مدینہ بالضرور وحی است و آوردن عثمان اورا تفویض امور بامر و تعظیم او کفر است بدو وجہ اول دلیلی کہ حضرت فرمودند وجہ دوم قول تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم ۔ اقول و باللہ العصمۃ والتوفیق لانسلم کہ جمیع اقوال و افعال آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بموجب وحی است و استشہاد ایشان بکریمہ غیر تام است زیرا کہ آں مختص بقرآن است قال القاضی البیضاوی معنی قول سبحانہ وما ینطق عن الھویٰ وما یصدر نطقہ بالقرآن عن الھویٰ و ایضاً اگر جمیع افعال و اقوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بموجب وحی میبود بر بعض اقوال و افعال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اعتراض وارد نمی شد و عتاب نمی آمد کما فی قولہ تعالیٰ یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک وقولہ عزوجل عفا اللہ عنک لم اذنت لھم وقولہ سبحانہ ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا وقولہ تعالیٰ ولا تصل علی احد منھم مات ابداً ۔ بروایتی ورود این بعد از ادای نماز آنسرور است صلی اللہ علیہ وسلم برای منافق و بروایتی پیش از ادای نماز بر آں و بعد از عزم برادای آں و بہر تقدیر نہی از

Marfat.com

اٹھایا اور آپ کی بات نہ مانی لہذا ہم کہتے ہیں کہ جس امر کے لکھ لینے کی آنجناب نے وصیت فرمائی وہ آیت مذکورہ کے بموجب وحی ہے اور عمرؓ نے جب اس امر کو رد کیا تو وہ ردِ وحی ہوا اور رد وحی کفر ہے اس کا تم کو بھی اعتراف ہے پھر اللہ کا یہ کلام بھی اسی پر دال ہے کہ جنہوں نے اللہ کے اُتارے ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہیں کیا وہ کافر ہیں اور کافر پیغمبرؐ کی خلافت کی اہلیت نہیں رکھتا اور نیز جیش اسامہؓ میں شریک ہونے سے جان چرانا بموجب دلیل کفر ہے اور باتفاق رائے حضرات خلفاء ثلاثہ ہی شرکت سے بچے اور کنارہ کش رہے بعد ازاں جب حضرات علماء اعتراف کر چکے ہیں کہ آنحضرتؐ کا فعل وحی ہے اور حقیقت میں ہے بھی ایسا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ آنجنابؐ کا مروان کو مدینہ سے نکال دینا لازمی وحی ہے پھر حضرت عثمانؓ کا اس کو بلا لینا معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کی عزت کرنا دو وجہوں سے کفر ہے اول اسی دلیل کی رُو سے جو ابھی حضرات کرام نے بیان فرمائی دوسرے بموجب فرمان الہٰی "نہ پائیں گے آپ کسی قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کا اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا انکا"! اب ہم توفیق الہٰی پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم نہیں کہ آنحضرتؐ کے تمام اقوال وافعال بروئے وحی ہیں اور آیت کریمہ سے شہادت پیش کرنا مفید مطلب نہیں کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، بنا منی بیضاوی فرماتے ہیں کہ اللہ کا فرمان عالی وما ینطق عن الھوی اس مطلب کی طرف مشیر ہے کہ قرآن کی کوئی بات اپنی خواہش سے ادا نہیں فرماتے ۔ اور اگر ایسا

Marfat.com

فعل متحقق است سواء کان فعل الجوارح او فعل القلب وامثال ذلک فی القرآن کثیرۃ۔ پس تواند بود کہ بعض افعال واقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے رائے واجتہاد باشد قال البیضاوی فی تفسیر قولہ عزوجل ماکان للنبی الخ الآیہ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون خطاء ولکن لایقررون علیہ واصحاب کرام در امور عقلیہ واحکام اجتہادیہ مجال اختلاف ومساغ خلاف داشتند، ودر بعضی از اوقات وحی موافق رائے اصحاب نازل شدہ چنانکہ در اساری بدر مطابق رائے امیرالمومنین عمرؓ وحی آمدہ چہ توجہ آنسرور باموری عقلیہ کمتر بود۔

قال القاضی البیضاوی روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتی بیوم بدر بسبعین اسیرا منہم العباس وعقیل بن ابی طالب فشاور فیہم فقال ابوبکرؓ قومک واہلک استبقہم لعل اللہ تعالیٰ یتوب علیہم وخذ منہم فدیۃ تقوی بہا اصحابک وقال عمرؓ اضرب اعناقہم فانہم ائمۃ الکفر وان اللہ اغناک عن الفداء مکنی من فلان ومکن علیا

Marfat.com

ہوتا کہ آپ کے تمام اقوال وافعال وحی کے بموجب ہوتے تو بعض اقوال
وافعال آنحضرتؐ پہ اعتراض نہ ہوتا اور حضرت عزاسمہ سے عتاب وارد
نہ ہوتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے "اے نبی کیوں آپ حرام کرتے
ہیں اس کو جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا کیا آپ ازواج کی مرضی چاہتے
ہیں" یا فرمان الٰہی ہے "اللہ نے آپ کو معاف کیا، آپ نے ان کو کیوں
اجازت دی" یا ارشاد باری ہے "اور نبی کو نہیں چاہیے کہ اس کے قیدی
ہوں مگر یہ کہ خون گرادے زمین میں تم دنیا کا سامان چاہتے ہو" اور فرمان خداوندی
ہے "اور نہ نماز پڑھیے کسی پر ان میں سے جو مرجاوے" ایک روایت سے معلوم
ہوتا ہے کہ منافق پر آنحضرتؐ کے نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور
دوسری سے پتہ چلتا ہے کہ نماز سے پہلے محض ارادۂ نماز کے بعد اس آیت کا نزول
ہوا۔ بہر حال فعل سے نہی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے خواہ وہ اعضائے بدنی
کا فعل ہو یا دل کا۔ اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں تو ہوسکتا ہے
آنجنابؐ کے بعض افعال واقوال رائے اور اجتہاد سے ہوں قاضی بیضاوی
آیت "ماکان النبی الخ" کی تفسیر کے ذیل میں کہتے ہیں یہ آیت اس امر کی
دلیل ہے کہ حضرات انبیا اجتہاد کرتے ہیں اور اجتہاد کبھی خطا ہوتا ہے لیکن
وہ اس اجتہاد پر قائم نہیں رہتے اور صحابہ کرام عقلی اور اجتہادی امور و
احکام میں اختلاف کی گنجائش اور خلاف کا حق رکھتے تھے۔ بعض وقت صحابہ
کی رائے پر وحی نازل ہوئی چنانچہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ
کی رائے پر وحی آئی اور یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کی توجہ مبارک امور عقلیہ کی طرف
کم تھی۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس یوم بدر
میں ۷۰ قیدی لائے گئے جن میں عباسؓ اور عقیل بن ابی طالبؓ بھی تھے

Marfat.com

وحمزۃ من اخوانہم افلنضرب اعناقہم
فلم یعود ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وقال ان اللہ لیلین قلوب
رجال حتی یکون الین من اللبن و
ان اللہ لیشدد قلوب رجال حتی تکون
اشد من الحجارۃ وان مثلک یا
ابا بکر مثل ابراھیم علی نبینا
وعلیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات
قال فمن تبعنی فانہ منی و من
عصانی فانک غفورٌ رحیم و مثلک
یا عمر مثل نوح علی نبینا
وعلیہ وآلہ الصلوٰۃ قال لاتذر علی
الارض من الکافرین دیارا۔
تخیر اصحابہ فاخذ الفداء
فنزلت یعنی آیۃ ماکان النبی
فدخل عمرؓ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فاذا ھو وابوبکرؓ
یبکیان فقال یا رسول اللہ اخبرنی
فان اجد بکاءً بکیت والا تباکیت
فقال ابکی علی اصحابی فی اخذھم
الفداء ولقد عرض علی عذابہم

Marfat.com

آپ نے ان کے بارہ میں مشورہ فرمایا ابوبکرؓ بولے یہ آپ کی قوم ہے آپ کے اہل ہیں انکو باقی رکھیے شاید اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے اور مال سے فدیہ قبول فرمائے، جس سے آپ کے اصحاب قوت حاصل کریں حضرت عمرؓ نے کہا کہ ان کی گردن اڑا دیئے کیونکہ یہ کافروں کے پیشوا ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے بے نیاز کیا ہے فلاں مجھ کو سپرد کیجے اور علیؓ اور حمزہؓ کو ان کے بھائی حوالے کیجے ہم ان کا سر قلم کریں آنجناب کو یہ رائے پسند نہ آئی فرمایا اللہ تعالے نے بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے زائد نرم کر دیتا ہے اور بعض کے دلوں کو پتھر سے زائد سخت بنا دیتا ہے۔ اور اے ابوبکرؓ تمہاری مثال حضرت ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ میری امت ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو گناہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اے عمرؓ تمہاری مثال نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے فرمایا اے رب کسی کافر کو زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ پس آپ نے اپنے اصحاب کو اختیار دیا خواہ قتل کریں خواہ فدیہ لیں، انھوں نے فدیہ لیا پس یہ آیت اتری ما کان لنبی اس کے بعد عمرؓ آنجناب کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں، عمرؓ بولے یارسول اللہ رونے کا راز مجھے بھی بتلایئے اگر رونا آئے روؤں ورنہ رونی صورت تو کم از کم بناؤں، آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب پر رو رہا ہوں کہ انھوں نے فدیہ لے لیا اور مجھ پر انکا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تر تھا، قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ آنحضرت سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ انھوں نے بھی قتل کا مشورہ

Marfat.com

ادنی من هذه الشجرة بشجرة نتربیة
قال القاضی البیضاوی روی انه
علیه السلام قال لو نزل العذاب
لما نجا منه غیر عمر وسعد بن
معاذ وذلک لانه اشار باثخان. ایضا
پس گوئیم تواند بود امر آن حضرت باتیان قرطاس
وتجهیز جیش اسامه وہمچنیں اخراج آنحضرت، مروان
را بطریق وحی نباشد بلکہ بطریق رائی و
اجتهاد باشد و مخالفت آنها لانسلم کہ کفر است
زیرا کہ ازیں قسم مخالفت از اصحاب کرام آمده چنانکہ
بالا گزشت و باوجود تحقیق زمان نزول وحی انکار
بریں مخالفه دارد لشده وعتاب نیامده و حال آنکه
اندک چیز از سوء ادب بہ نسبت بآنسرور علیه السلام
از اصحاب کرام صادر میشد حق سبحانہ و تعالی فی الحال
از افعال نہی میکرد و برمباشران وعید نازل می
فرمود کما قال عزمن قائل
یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجهروا له بالقول کجهر بعضکم
لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون.

Marfat.com

دیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کاغذ منگوانے کے لیے حکم دینا یا جیش اسامہ کی تیاری کے لیے فرمانا اور اسی طرح آپ کا مردان کو نکلوانا بطریق وحی نہ ہو بلکہ محض رائے اور اجتہاد سے ہو۔ لہذا ان امور کی مخالفت کو ہم کفر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس طرح کی مخالفت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔ اور باوجود اس کے کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا کوئی عتاب یا انکار اسپر حضرت باری سے وارد نہیں ہوا حالانکہ آنحضرت کی شان والا میں صحابہ کرام کی طرف سے ذرا سی بے ادبی واقع ہونے پر حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے نہی وارد ہوتی اور مرتکبین بے ادبی پر وعید نازل ہوتی چنانچہ حضرت عز اسمہ فرماتے ہیں اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ اٹھاؤ اور گفتگو بلند آوازی سے جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل ضایع ہو جائیں اور تم کو علم بھی نہ ہو۔ شارح مواقف نے آمدی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمان ایک ہی عقیدہ پر قائم تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نفاق کو چھپاتے تھے اور موافقت کو ظاہر کرتے تھے۔ پھر ان میں آپس میں اختلاف رونما ہوا۔ پہلے ان امور اجتہادیہ میں جن سے نہ تو ایمان واجب ہوتا نہ کفر واجب ہوا۔ ان کی غرض اس سے دین کے مراسم کو قائم کرنا اور شریعت کے طرق کی پابندی تھی، چنانچہ ایک اختلاف ان کا وہ تھا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں آپؐ کے فرمان ایتونی بقرطاس الخ کے ذیل میں رونما ہوا اور وہ اختلاف جو جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے میں واقع ہوا بعض نے

Marfat.com

قال شارح المواقف نقلا عن الآمدی حیث قال کان المسلمون عند وفات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی عقیدۃ واحدۃ الا من کان ینطوی النفاق ویظہر الوفان ثم نشاء الخلاف فیما بینہم اولا فی امور اجتہاریۃ لا یوجب ایمانا ولا کفراً وکان غرضہم منہا اقامۃ مراسم الدین وادامۃ مناہج الشرع القویم وذلک کاختلافہم عند قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرض موتہ ایتونی بقرطاس الخ وکاختلافہم بعد ذلک فی التخلف عن جیش اسامۃؓ فقال قوم بوجوب الاتباع لقولہ علیہ السلام جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہ وقال قوم بالتخلف انتظاراً لما یکون من رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فی مرضتہ
اگر کسے گوید و اثبات مقدمہ ممنوعہ نماید کہ ثبوت اجتہاد آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وحی بودہ پس صادق آمد کہ جمیع افعال و اقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بموجب وحی است چہ احکام اجتہادیہ بہمین تقدیر بموجب وحی شدہ گوییم کہ مراد از جمیع افعال و اقوال ہر قول و فعل اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاصۃ علی سبیل التفصیل کما لا یخفی علی فطن المتأمل ولا

Marfat.com

اتباع کو واجب قرار دیا بموجب حکم علیہ السلام جهزوا جیش اسامۃؓ
لعن اللہ من تخلف عنہ اور بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا
انجام دیکھنے کے انتظار میں پیچھے رہے۔ اگر اس پر اعتراض کرے اور اسی مقدمہ
کو جس پر کہ منع وارد کیا گیا ہے ثابت کرنے لگے کہ آنسرور کائنات علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے اجتہاد کا ثبوت بھی تو وحی سے ہوا ہے، پس صادق آیا کہ
جمیع افعال واقوال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بموجب وحی ہی
ہوں کیونکہ احکام اجتہادیہ اس صورت میں بذریعہ وحی ہی ثابت
ہوئے ہیں جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جمیع افعال واقوال سے مراد ہر فعل
اور ہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص خاص طور پر تفصیلاً
ہے جیسا کہ سمجھدار دقیق النظر انسان پر پوشیدہ نہیں۔ ورنہ لازم آتا
ہے کہ مجتہدین کے تمام اقوال وافعال بموجب وحی ہوں کیونکہ ان کا
اجتہاد بھی تو وحی سے ثابت ہے۔ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں
علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کا اثبات کوئی نفع نہیں دیتا
اس لیے کہ اس کی کمی دوسرا ایک مقدمہ ہے وہ یہ کہ نبی صلعم کے
جمیع افعال واقوال وحی سے ثابت ہونے کی تقدیر پر ان کی مخالفت
کا کفر ہونا ہے اور اس کا حال گزر چکا۔ اب علماء ماوراء النہر کی عبارت
میں ان کے اس قول سے مراد کہ آپ کے تمام افعال واقوال بموجب وحی
ہیں وہ امور ہیں جو امور اجتہادیہ کے علاوہ آپ سے صادر ہوئے خواہ وہ
وحی خفی سے ہوں یا وحی جلی سے اور اسی قدر تعمیم ان کے مقصد میں کافی ہے
ظاہر ہے وہ احادیث جو خلفائے ثلثہ کی مدح وستائش میں وارد
ہیں ان کا شمار غیب کی خبروں میں ہے اور غیب بطریق وحی معلوم ہو سکتا ہے

Marfat.com

میلزم ان یکون اقوال جمیع المجتهدین وافعالهم بموجب الوحی لان اجتهادهم ثبت بالوحی والنص فاعتبروا یا اولی الابصار علی انا نقول اثبات تلک المقدمة لا یجدی نفعا لان مفتاحه المقدمة القایلة بان مخالفتها کفر وسنده ما مر فافهم.

وآنچه در بداءۃ عبارت علماء ماوراء النهر واقع شده که جمیع افعال واقوال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب وحی است مراد ازان واللہ سبحانہ اعلم سوای امور اجتهادیہ که ازان سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام صادر شده سواء کان بالوحی الجلی او بالخفی وہمیں قدر از تتمیم در مدعاء ایشان کافی است چہ احادیثی که در مدائح خلفاء ثلثہ وارد گشتہ اند از قبیل اخبار از مغیبات اند وهو بطریق الوحی لا غیر ولا مدخل للرای والاجتهاد فیہ قال عزوجل وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو وقال سبحانہ عالم الغیب لا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول. اما بریں تقدیر لازم است که از کریمہ وما ینطق عن الهوی عامہ از قرآن ووحی خفی مراد دارند کما لا یخفی شک نیست که از انکار ومخالفت چنیں افعال واقوال انکار ومخالفت وحی لازم آید ومخالفت وحی کفر است والاحادیث الواردۃ فی مدحهم الدالة علی انها اعلام اللہ سبحانہ کثیرۃ بحیث وصلت لکثرۃ الطرق وتعدد

Marfat.com

رائے اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں خدائے عزوجل نے فرمایا اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا نیز اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو چاہے اپنے رسولوں میں سے لیکن بدیں صورت لازم آتا ہے کہ آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی سے وہ عام معنی مراد ہوں جو قرآن اور وحی خفی ہر دو کو شامل ہے اور شک نہیں کہ اس قسم کے اقوال و افعال سے انکار اور ان کی مخالفت سے وحی کی مخالفت اور اس کا انکار لازم آتا ہے اور وحی کی مخالفت کفر ہے۔ اور نہ احادیث جو ان بزرگوں کی مدح و ستائش میں وارد ہیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص سرمایہ علم بخشتی ہیں کثیر تعداد میں ہیں یہاں تک کہ اگر ان کی کثرت طُرُق و تعدد رواۃ کا لحاظ کیا جائے تو وہ شہرت کی حد تک یا معنیً تواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک وہ جو ترمذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بدیں معنی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر میرے رفیق یا انھیں ترمذی کی بیان کردہ حدیث کہ آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے حضرت ابوبکرؓ بولے یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ تم تو جنت میں سب سے پہلے داخل ہو گے۔ بخاری و مسلم میں حدیث نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک چھوکری تھی، میں نے پوچھا یہ کس کی ہے کہا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کی ہے میرا ارادہ

Marfat.com

الرواة الى حد الشهرة بل الى حد التواتر معنى فلنذكر عدة منها ما روى الترمذی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض و منها ما روی الترمذی ایضاً عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ یدخل امرأ من امتی فقال ابوبکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ و منها ما روی البخاری ومسلم عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انہ قال دخلت الجنۃ الی ان قال رأیت قصراً بفنائہ جاریۃ فقلت لمن قال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیها فذکرت غیرتک فقال عمرؓ بابی وامی یا رسول اللہ اَعَلیک اَغارُ۔ و منها ما رواہ ابن ماجۃ من النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ذلک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ قال ابوسعید واللہ ماکنا نری ذلک الرجل الا عمر بن الخطابؓ حتی مضی لسبیلہ و منها ما اخرج ابو علی من عمار بن یاسر انہ قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما قدمت ابا بکرؓ وعمرؓ ولکن اللہ قدمهما۔ و منها ما اخرج ابو علی

Marfat.com

ہوا کہ اس کے اندر جاکر لونڈی کو دیکھوں لیکن اے عمرؓ تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ پر مجھے غیرت ہو سکتی ہے۔ ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت کا جنت میں سب سے بلند درجہ کا ہوگا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے مراد سوائے عمرؓ کے کسی کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جو ابو علی عمار بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو مقدم نہیں بنایا بلکہ خود خدا تعالیٰ نے ان کو مقدم ٹھہرایا۔ یا وہ حدیث جو ابو علی بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل آئے میں نے ان سے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کے فضائل بیان کیجیے انھوں نے جواب دیا اگر میں ان کے فضائل اس قدر مدت بیان کروں جس قدر مدت نوحؑ اپنی قوم میں رہے تو بھی ان کے فضائل ختم نہ ہوں اور عمرؓ ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جس کو ترمذی اور ابن ماجہ علی ابن ابی طالب و انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں اولین سے آخرین تک سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل غور ہے جو بخاری و مسلم موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص آئے انھوں نے دروازہ کھلوانا چاہا آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور اندر آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکرؓ ہیں میں نے ان کو خوشخبری دی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضور اکرمؐ نے مجھ سے پھر فرمایا، دروازہ کھولو اور

Marfat.com

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اتانی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب رض فقال لو حدثتک ما لبث نوح فی قومه ما نفدت فضائله وان عمر حسنة من حسنات ابی بکر ومنها ما رواه الترمذی وابن ماجة عن علی بن ابی طالب رض وعن انس رضی الله تعالی عنه انه علیه السلام قال ابوبکر وعمر سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین ومنها ما روی البخاری ومسلم عن موسی الاشعری فقال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی حائط من حیطان المدینة وجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم افتح وبشره بالجنة ففتحت له فاذا ابوبکر رض فبشرته بما قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم فحمد الله ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی الله علیه وسلم افتح له وبشره بالجنة ففتحت له فاذا عمر فاخبرته بما قال النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله. ثم استفتح رجل فقال لی افتح وبشره بالجنة علی بلوی یصیبه فاذا عثمان رض فاخبرته بما قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فحمد الله سبحانه ثم قال والله المستعان هذا.

وایضاً لو سلم که اخراج مروان بطریق وحی بوده فلا نسلم که اخراج دائمی: ای مراد آن سرور بوده باشد چرا نتواند بود که اخراج موقت وتغریب موجل خواسته باشد چنانکه آن سرور علیه السلام در حد زنا فرموده البکر بالبکر جلد مأة وتغریب عام. وچون امیرالمؤمنین عثمان رض بر توقیت اخراج اطلاع داشت بعد مضی مدت عقوبت

Marfat.com

آنے والے کو جنت کی خوش خبری سناؤ میں نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ نے فرمایا دروازہ کھول اور بلوے میں جو مصیبت پہنچنے والی ہے اس کے بدلے میں ان کو جنت کی خوش خبری سناؤ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ مددگار ہے۔

نیز اگر مان بھی لیا جائے کہ مروان کا نکالنا بموجب وحی تھا تو ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اس کا نکالنا اور جلاوطنی ہمیشہ کے لئے تھی اور آنحضرت کی یہی منشا تھی ایسا کیوں نہ ہو کہ اخراج وقتی ہو جلاوطنی مقررہ مدت تک جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے حد زنا میں فرمایا کنوارے کی کنواری کے ساتھ زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اب چونکہ حضرت عثمان کو اخراج کی مدت کا پتہ تھا۔ سزا اور جلاوطنی کی مدت ختم ہونے پر آپ اس کو مدینے میں لے آئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ رہی آیت لا تجد قوما الخ تو یہ کفار کی دوستی سے روکتی ہے اور مروان کا کفر ثابت نہیں کہ اس کی دوستی ممنوع قرار پائے لہذا سمجھو انصاف کرو اور سینہ زوری نہ کرو تاکہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکنے لگو۔ نیز شیعہ نے بطریق منع اور مناقضہ کہا کہ خلفائے ثلاثہ کی مدح جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے وہ متفق علیہ فریقین نہیں کیوں کہ شیعہ کی کتابوں میں ان کا نشان تک نہیں اور جو احادیث مذمت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً گزشتہ روایتیں (فدک کا غذ اور جیش اسامہؓ کی) یہ ہر دو فریق کی کتابوں میں درج ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لہذا غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتماد لازمی

Marfat.com

وتغریب ادا بہ مدینہ آورد ولا محذور فیہ ۔ وآیۃ لا تجد قوماً الخ
منع از مودت کفار می کند وکفر مروان ثابت نشدہ کہ مودت او ممنوع
باشد فانہم وانصف ولا تعسف تخبط خبط العشواء و نیز شیعہ ما نیاً
بطریق منع ومناقضہ گفتند کہ ورود مدح خلفائے ثلثہ از حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم متفق علیہ فریقین نیست چہ در کتب شیعہ اثرے ازاں نیست
وآنچہ دلالت بر ذم کند مثل روایتین مذکورتین وغیرہما در کتب
فریقین مسطور است و نیز بعض از اہل سنت تجویز وضع حدیث
برائی مصلحت کردہ اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیہ نیست۔
اقول فی دفع الاشکال بطریق اثبات المقدمۃ الممنوعۃ واللہ
سبحانہ اعلم چوں شیعہ از کمال تعصب و عناد طعن سلف وسب
خلفائے ثلثہ بلکہ تکفیر ایشاں را اسلام و عبادت خود خیال کردہ
در احادیث صحاح کہ در مدائح و مناقب ایشان اند بی سند و
دلیل جرح می کنند وتحریفات وتصرفات در آنہا مینمایند حتی
کہ در کلام اللہ کہ مدار اسلام بران است واز صدر اول بتواتر
منقول است وہیچ شبہ باو راہ نیافتہ وقبول زیادت ونقصان
نمیکند آیات مخترعہ وکلمات مزخرفہ درمی آورند ودر آیات قرآنی
تصحیفات مینمایند چنانکہ در کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ
فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ بایں طریق تصحیف وتحریف
میکنند ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا قرأتہ فاتبع
قرابتہ از کمال ضلالت میگویند کہ بعضی آیات قرآنی را
حضرت عثمانؓ پوشیدہ داشتہ است کہ در مدائح اہل بیت

Marfat.com

اٹھ جاتا ہے۔

دفع اشکال میں بطریق اثبات مقدمۂ ممنوعہ ہم کہتے ہیں کہ جب شیعہ انتہائی تعصب و عناد سے اسلاف پر طعن اور خلفائے ثلثہ پر سب و شتم بلکہ ان کو کافر کہنے کو اسلام اور اپنی عبادت خیال کرتے ہیں تو لامحالہ احادیث صحاح جو ان کے مناقب میں واقع ہیں ان میں بے سند و بے دلیل جرح و قدح کرتے ہیں اور ان میں تحریف و تصرف سے کام لیتے ہیں یہ تو کلام اللہ جس پہ دار اسلام ہے اور قرن اول سے متواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی و نقصان کا اس میں احتمال نہیں اس میں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمے ملا دیتے ہیں اور آیات قرآنی میں تصحیف کو روا رکھتے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانہ فاتبع قرانہ میں تصحیف اس طرح کر ڈالی اور اس طرح تحریف کا قلم چلایا ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا اقرابتہ فاتبع قرابتہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضہ نے ان بعض آیات قرآنی کو چھپایا ہے جو اہل بیت کی مدح میں وارد تھیں اور ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا۔ یہ بات بھی اوپر گزر چکی ہے کہ ان شیعہ کا ایک فرقہ اپنے گروہ کے نفع اور بہبود کے لیے جھوٹی گواہی کو روا رکھتا ہے انھیں برائیوں سے یہ لوگ طعن کے نشانہ بنے اور ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور ان کی عدالت ختم ہو گئی۔ ان کی تصنیف شدہ کتابیں اعتبار کھو بیٹھیں اور ان کا درجہ تحریف شدہ توریت و انجیل سے زائد نہ رہا۔ اہل سنت کی کتب صحاح میں مثلاً بخاری جو اصح کتب بعد القرآن ہے یا مسلم وغیرہ میں خلفائے ثلثہ کی

Marfat.com

بوده اند و آنها را داخل قرآن ساخته و نیز سابقاً گذشت که طائفه از ایشان شهادت زور از برائی نفع و صلاح گروه خود تجویز کرده اند پس بواسطه این مفاسد مورد طعن گشتند و اعتماد و عدالت ایشان را ساقط شد و کتب مدونه ایشان از ورطهٔ اعتبار ساقط شدند و حکم توریت و انجیل محرفه گرفتند و در کتب اهل سنت مثل صحیح بخاری که اصح کتب بعد کتاب الله است و صحیح مسلم وغیرهما جز از مدائح و تعظیم خلفائے ثلثہ نیست و آنچه ایشان از فساد طبیعت و انحراف مزاج خود ذم خیال کرده اند تصور باطل و خیال فاسد است و از قبیل وجدان صفراست که مرشکر را تلخ داند تحقیق آن بالا گذشت. وَاَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِم زَیغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنهُ ابتِغَاءَ الفِتنَةِ و آنکه گفته اند که بعض اهل سنت وضع حدیث برائے مصلحت تجویز کرده اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیه نیست بر تقدیریست که اهل سنت کلام آن بعض رد نکنند و در مقام انکار او نباشند و اظهار کذب آن نمایند و الواقع لیس کذالک بلکه ایشان در کتب خود کذب و افترا او را تصریح کرده اند و از درجه اعتبار و اعتماد ساقط نموده فلا یعود الیهم شیٔ ولا یلتبس الحق الواضح بالباطل الظاهر المبین بطلانه.

و ایضاً شیعه در جواب بطریق منع گفتند که مخالفت خبر واحد لانسلم که کفر است چه مخالفت اخبار احاد از مجتهدین واقع

Marfat.com

مدح وستائش کے علاوہ کچھ نہیں اب یہ اپنے فساد طبع اور خرابی مزاج سے اس کو مذمت خیال کر بیٹھے۔ یہ ان کا سراسر خیال فاسد اور تصور باطل ہے۔ کوئی صفراوی مزاج والا جس طرح شکر کو کڑوا جانتا ہے بس یہی حال ان کا ہے اس کی تحقیق اوپر گزر چکی۔ اور جو کج طبع ہیں تشابہات کی تابعداری فتنہ انگیزی کی غرض سے کرتے ہیں۔ اور شیعہ کا یہ کہنا کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور اسی لیے غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتبار اٹھ گیا تو یہ بات جب وقعت رکھتی کہ اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کے کلام کو رد نہ کیا ہوتا اور تردید کا پہلو اختیار نہ کرتے اور ان کے کذب کو بے نقاب نہ کرتے لیکن اس کے برخلاف واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ان کے کذب وافتراء کو وضاحت سے بیان کیا اور ان کے کلام کو درجہ اعتبار سے گرا دیا لہٰذا اب اہل سنت کی طرف کونسا قصور عائد ہو سکتا ہے۔ اب تو حق باطل سے نکھر کر صاف جدا ہو گیا نیز شیعہ نے جواب میں بطریق منع کہا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خبر واحد کی مخالفت کفر ہے کیونکہ ثابت ہے کہ مجتہدین نے خبر احاد کی مخالفت کی ہے واضح رہے کہ وہ احادیث جو صحابہ کرام کی مدح وستائش میں وارد ہیں اگرچہ باعتبار الفاظ احاد ہیں لیکن بلحاظ کثرت رواۃ اور تعدد طرق وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جیسا کہ گزرا۔ اس میں تو بہرحال شک کی گنجائش نہیں کہ ان کے مطلب ومفہوم سے انکار کفر ہے اور اس قسم کی احادیث سے مخالفت مجتہدین سے ثابت نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہؒ جو رئیس اہل سنت ہیں نہ صرف خبر واحد کو بلکہ اقوال صحابہ کو بھی قیاس

شدہ، پوشیدہ نماند کہ احادیثی کہ در توصیف و تعظیم خلفای ثلثہ وارد گشتہ اند اگرچہ از روے لفظ احاد اند اما از کثرت رواۃ و تعدد طرق آنہا بحد تواتر معنوی رسیدہ اند کما مر و شک نیست کہ انکار مدلول آنہا کفر است و مخالفت چنیں اخبار احاد از مجتہدین واقع نشدہ است بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ رئیس اہل سنت است نہ مطلق خبر واحد بلکہ اقوال صحابہ را بر قیاس مقدم میدارد و مخالفت آنہا تجویز نمی کند و ایضا شیعہ بعد تسلیم ورود مدح خلفای ثلثہ در جواب گفتند و منع مقدمہ صحیح نمودند کہ تعظیم و توقیر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نسبت بخلفاے ثلثہ قبل از صدور مخالفت از ایشان بود دلالت بر حسن و سلامتی عاقبت نمی کند چہ عقوبت قبل صدور عصیاں باآنکہ معلوم الصدور باشد لائق نیست لہذا حضرت امیر از عمل ابن ملجم خبر دادہ عقوبت نفرمودند۔ پوشیدہ نماند احادیثی کہ در مدائح ایشان وارد گشتہ اند دلالت بر حسن و سلامۃ عاقبت میکنند و از امن خاتمہ خبر میدہند چنانکہ از احادیث مذکورہ ہم ایں دلالت مفہوم میشود و امثال ازیں احادیث از صحاح وحسان بسیار است و چنانچہ عقوبت قبل صدور عصیان با آنکہ معلوم الصدور باشد لائق نیست ہمچنیں مدح کسی کہ معلوم الذم و مستوجب عقوبت ہم است سزاوار مدح نیست فورود المدح یدل علی حسنہم حالا و مالا لہذا حضرت امیر ابن ملجم را ہر چند عقوبت نفرمودہ مدح و توصیف او بہ ہیچ وجہ نہ کردہ

Marfat.com

پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کو روا نہیں رکھتے۔ نیز شیعہ خلفائے ثلثہ کی مدح میں وارد احادیث کو مانتے ہوئے جواب میں کہتے ہیں اور مقدمہ صحیحہ کو رد کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی تعظیم و توقیر تو خلفائے ثلثہ کی شان میں واقع ہے یہ مخالفت کے وقوع سے پہلے پہلے کی تھی اس سے نتیجہ کی سلامتی و بہتری کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ گناہ جو ابھی صادر نہ ہوا ہو باوجودیکہ اس کا صدور معلوم ہو اس کی سزا قبل صدور مناسب نہیں چنانچہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کی بدکرداری کا پتہ دے دیا تھا لیکن باایں ہمہ اس کو سزا نہیں دی۔

واضح ہو کہ جو احادیث ان کی مدح میں وارد ہیں ان کی عاقبت کی درستی اور بہتری کی کھلی دلیل ہیں اور ان کے بر امن خاتمہ کو بتاتی ہیں ان احادیث کا مضمون صاف اس کی طرف مشیر ہے اور اس قسم کی صحیح اور حسن حدیثیں بہت سی ہیں اور جس طرح گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے یا اس قصور سے پہلے جس کا سرزد ہونا معلوم ہو عقوبت مناسب نہیں اسی طرح جس کی برائی معلوم ہو اور وہ سزاوار عقوبت ٹھہرتا ہو اس کی مدح و ستائش بھی روا نہیں لہذا مدح و تعظیم ان بزرگوں کی ان کی اچھائی پر صاف دال ہے فی الوقت بھی اور آئندہ بھی، یہی وجہ تھی کہ حضرت امیر نے ابن ملجم کو اگر سزا نہیں دی تو اسکی تعریف و توصیف بھی نہیں کی اور اس کی تعظیم و توقیر کو روا نہ رکھا۔ اس بحث کی تحقیق آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین کے ذیل میں آئے گی۔

علمائے ماوراء النہر رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ خلفائے ثلثہ رضامندی حق سے مشرف ہو چکے

Marfat.com

اعتبار تعظیم و توقیر او ہم روا نداشتند تحقیق ایں مبحث در کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ مذکور خواہد شد۔

قال علماء ما وراء النہر رحمہم اللہ سبحانہٗ خلفائے ثلثہ بمقتضای کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ برضوان حق ملک منان مشرف شدہ اند پس سب ایشان کفر باشد۔ شیعہ در جواب بطریق مناقضہ گفتند و استلزام امر رضوان ایشان را منع نمودہ گفتند کہ مدلول آیت عند التدقیق رضائے حضرت اللہ تعالےٰ است از فعل خاص کہ بیعت باشد کسی منکر ایں نیست کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است سخن دریں است کہ بعض افعال قبیحہ از ایشاں بوجود آمدہ کہ مخالف آں عہد و بیعت است چنانکہ در امر خلافت مخالفت نص حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نمودہ غصب خلافت کردند حضرت فاطمہ را آزردہ ساختند چنانکہ در صحیح بخاری مذکور است و در مشکوٰۃ در مناقب آنحضرت علیہا الرضوان منقول است کہ من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ و کلام صادق بمضمون ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ۔ ناطق است حاصل کہ بواسطہ ایں افعال ذمیمہ و منع وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام و تخلف از جیش اسامۃ مورد طعن و

ہیں لہٰذا اُن کو گالی دینا کفر ہوگا۔

شیعہ نے جواب میں بطریق مناقضہ کہا اور اس کی رضامندی کے استلزام کو رد کیا کہا کہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے ایک مخصوص فعل (بیعت) پر حضرت عزّ اسمہ کی رضامندی کا پتہ چلتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ خلفائے ثلثہ سے بعض افعال حسنہ صادر ہوئے ہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ بعض افعال قبیحہ بھی ان سے سرزد ہوئے جو بیعت، عہد کے مخالف ہیں جیسا کہ خلافت کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نص کی مخالفت کی اور خلافت کو چھین بیٹھے، حضرت فاطمہ کو آزردہ دل کیا حالانکہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ میں مناقب کے بیان میں حضرت فاطمہؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ان کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھکو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ کو ستایا۔ پھر اس کلام صادق کا مضمون "البتہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی" صاف اس امر پر گویا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بواسطہ ان افعال قبیحہ کے اور وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو رد کردینے اور جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے سے وہ طعن و مذمت کا نشانہ بنے کیونکہ عاقبت کی سلامتی اعمال کے خاتمہ کی اچھائی پر موقوف ہے اور عہد حضرت پیغمبر علیہ السلام کو وفا کرنے پر۔

ہم کہتے ہیں کہ جس مقدمہ کو وہ رد کرتے ہیں اسی کو ہم ثابت کرتے ہیں اور بیان استلزام کا یہ ہے کہ آیت کریمہ کا مفہوم بعد تحقیق و تدقیق یہ سمجھتا ہے کہ حق سبحانہٗ کی رضامندی مومنین کے ساتھ اسی وقت سے ثابت ہو

Marfat.com

مذمت شدند چه سلامت عاقبت بحسن خاتمه اعمال و وفا کردن بعهد حضرت رسول متعال است و اقوال و اثبت المقدمة الممنوعة و بیان الاستلزام این که مدلول آیه کریمه تحقیقاً و تدقیقاً رضائے حق است سبحانه از مومنان در وقت بیعت ایشان بان سرور علیه السلام غایة مافی الباب ان التدقیق یفضی الی علیة بیعتهم لرضاه سبحانه نعم کون البیعة مرضیة انما یفهم من انها لما کانت علیه للرضا یکون هولاء بسببها مرضیین یکون هی مرضیته بالطریق الاولی واما ان البیعة هی المرضی علیها اصالة مع عدم کون الموصوفین بها مرضیین کما زعموا فمما لا یفهم احد کما لا یخفی علی من له ادنی درایة فی اسالیب الکلام و لما التبس علیهم الحق سموا خطأهم تدقیقا. پس گویم جماعه که حق سبحانه و تعالی از آنها راضی شده باشد دانسته باشد سرائر و بواطن ایشان را و سکینت و طمانیت بر آنها نازل فرموده باشد کما دل علیه قوله سبحانه تعالیٰ فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینة علیهم. و آنسرور علیه السلام ایشان را بجنت مبشر ساخته باشد از خوف سوء خاتمه و نقض عهد و بیعت مصئون و مامون باشد۔

علی انا نقول اگر مراد از آیه کریمه رضائے حق سبحانه و تعالے باشد، ازاں فعل خاص که بیعت است کما زعموا گویم هرگاه که حق سبحانه از بیعت ایشان راضی شد و ایں فعل را مستحسن ساخت جماعه که بآن موصوف اند مرضی و محمود العاقبه باشد حه الله تعالےٰ از افعال کفار راضی نیست و همچنیں از اعمال جماعه که مذموم العاقبه

Marfat.com

جبکہ وہ نبی کے ساتھ بیعت کر رہے تھے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور تدقیق سے بھی
یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ان کی نبی ص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علت
ہے پس بیعت کا فعل حسن ہونا اور پسندیدہ ہونا اس سے خود سمجھ میں آسکتا
ہے کیوں کہ وہ رضامندی کی علت ہے چنانچہ جب یہ لوگ بیعت کرنے والے
اس بیعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے مشرف ہو چکے ہیں تو بیعت
بطریق اولیٰ پسندیدہ ہوگی لیکن بیعت کا پسندیدہ ہونا اصالۃً۔ بغیر اس
کے کہ بیعت کرنے والے پسندیدہ لوگ ہوں جیسا کہ شیعہ گمان کرتے
ہیں فہم سے بالکل بعید بات ہے۔ جو اسالیب کلام سے ذرا واقفیت رکھتا
ہے اس سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں۔ اور جب حق تک ان کی رسائی نہ
ہو سکی تو انھوں نے اپنی خطا کا نام تدقیق رکھ لیا۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ وہ
جماعت جس سے حق سبحانہ راضی ہو گیا ہو ان کے اندرونی اور چھپے حالات
سے واقف ہو ان پر سکینہ اور طمانیت اتار چکا ہو جیسا کہ فرمایا "پس جانا
ان کے دل کی چیز کو پس نازل کی سکینہ ان پر" اور نیز اس جماعت کو آنسرورؐ
نے جنت کی خوشخبری سنادی ہو وہ جماعت لامحالہ خاتمہ کی برائی اور
اور نقص عہد و بیعت سے محفوظ و مامون ہو گی۔

اس کے علاوہ اگر آیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کے
فعل خاص بیعت سے ہو جیسا کہ شیعہ کو دھوکا لگا ہے تو ہم کہتے ہیں
کہ جب حق سبحانہ ان کی بیعت سے راضی ہوا اور ان کے اس فعل کو مستحسن
سمجھا تو وہ جماعت جو اس رضامندی کے شرف سے مشرف ہوئی پسندیدہ
اور محمود العاقبہ ہوگی اور اس وقت کفار کے افعال سے راضی نہیں ہے
اور اسی طرح اس جماعت کے افعال سے بھی راضی نہیں جو مذموم العاقبہ

Marfat.com

اند و آن او ان افعال را مستحسن ساخت اگرچه فی نفسها حسنه و صالحه باشند و در باب اعمال صالحه ایشان میفرماید. والذین کفروا اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاءه لم یجده شیئا و در جای دیگر میفرماید ومن یرتدد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة پس فعلیکه در آخرت کارنیاید و ناچیز شود رضای حق سبحانه و تعالی ازان فعل بیچ معنی ندارد چه رضائی نهایت مرتبه قبول است و رد و قبول خداوندی باعتبار مآل است انما العبرة للخواتیم. جمهور و نص از حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم از برای خلافت امیر المومنین علی رضی الله عنه ثابت نشده است بلکه دلیل از امتناع ورود آن که اگر ورود می یافت بتواتر منقول می شد. لانه مما یتوفر له دواعی علی نقله کقتل الخطیب علی المنبر نیز حضرت امیر باین نص احتجاج میکرد و ابوبکر رض را از خلافت منع می ساخت چنانکه ابوبکر رض انصار را از امامت منع می کرد بخبر الائمة من قریش و انصار قبول کردند و ترک امامت نمودند قال شارح التجرید کیف یزعم من له ادنی مسکة ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم مع انهم بذلوا انفسهم و منحوا ذخائرهم وقتلوا اقاربهم و عشائرهم فی نصرة رسول الله صلی الله علیه وسلم و اقامة شریعة و انقیاد امره و اتباع طریقه انهم خالفوه قبل ان یدفنوه مع هذه النصوص القطعیة الظاهرة الدلالة النصوص علی المراد بل ههنا امارات

Marfat.com

اور وہ افعال حسنہ اور صالح
ہے اگرچہ پسندیدہ افعال اس سے سرزد ہوں
ہوں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد باری ہے" اور وہ لوگ
جو کافر ہیں ان کے اعمال سراب (دھوکے) کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں
ہو پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اس کو
کچھ نہیں پاتا۔ یا دوسری جگہ فرماتا ہے" اور جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے
پس وہ مر جائے کافر ہو کر وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع
ہو گئے ہیں۔ لہذا وہ فعل جو آخرت میں کام میں نہ آوے اور وہاں ناچیز ہو جائے
اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ رضا قبولیت کے آخری
درجہ سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو رد کرنا یا قبول کرنا باعتبار
مآل اور نتیجہ کے ہے کیونکہ دار و مدار خاتموں پر ہوتا ہے اور خلافت امیر المومنین
علیؓ کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام سے کسی نص کا وارد ہونا ثابت نہیں ہوا
بلکہ امتناع ورود پر دلیل قائم ہے کیونکہ اگر نص وارد ہوتی تو متواتر نقل
ہوتی کہ اس کے دواعی (اسباب) بہت ہیں مثلاً اگر کسی خطیب کا منبر پر قتل
ہو جائے تو وہ مشہور اور متواتر ہوتا ہے۔ نیز حضرت امیرؓ اس نص کو دلیل
میں پیش کرتے اور ابوبکرؓ کو خلافت سے رد کر دیتے۔ جس طرح ابوبکرؓ نے انصار
کو خلافت سے رد کر دیا اور حدیث" امام قریش میں سے ہوں گے" پیش کی
انصار نے اس کو قبول کیا اور امامت سے دست کش ہو گئے۔ شارح تجرید
نے کہا جس کو دین سے ذرا سا بھی لگاؤ ہو وہ کیسے ایسا گمان کرے کہ صحابہ
کرام جنہوں نے آنحضرتؐ کی نصرت کی خاطر شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے
اور آنجناب کی تعمیل حکم اور اتباع طریقہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں،
اپنا مال و دولت لٹا ڈالا، اپنے عزیز و اقارب اور کنبے والوں کو قتل کیا،

Marfat.com

وروایات ربما یفید باجتماعہا القطع بعدم مثل النصوص وہو انہا لم یثبت ممن یوثق بہ من المحدثین مع شدۃ محبتہم لامیر المومنین ونقلہم الاحادیث الکثیرۃ فی مناقبہ وکمالاتہ فی امر الدنیا ولم ینقل فی خطبہ ورسائلہ ومفاخراتہ ومخاصماتہ وعند تاخرہ عن البیعۃ وجعل امر الخلافۃ شوری بین ستۃ نفر ودخل علیؓ فی الشوری وقال عباسؓ لعلیؓ امدد یدک حتی یقول الناس ہذا عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تابع ابن عمہ ولا یختلف منک اثنان وقال ابوبکرؓ لیت انی سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ہذا الامر فمن ہو کنا لا ننازعہ وعلیؓ باحث معاویہ ببیعۃ الناس لہ لا بنص من النبی صلے اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم۔

رہی ظاہر از آزار فاطمہ علیہا الرضوان کہ در حدیث وارد گشتہ است مطلق بہر وجہ مراد نخواہد بود زیرا کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا در بعض اوقات از حضرت علیؓ آزار داشتہ چنانکہ در اخبار و آثار آمدہ ونیز حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض ازواج خود را فرمودہ لا تؤذنی فی عائشۃؓ فان الوحی لا یاتینی و انا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ۔ پس آزار عائشہؓ را آزار خود فرمودہ وشک نیست کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا از حضرت امیر آزار داشتہ، پس گویم تواند بود ایذائی کہ در احادیث نہی ازاں وارد گشتہ است مخصوص باشد بایذائی کہ از ہوائے نفسانی وارادۂ شیطانی بودہ باشد وآزاری کہ از اظہار کلمۂ حق بمطابق حدیث ونص است

Marfat.com

وہ آنجناب کو دفن کرنے سے پہلے آپکی مخالفت کر بیٹھیں پھر جبکہ مقصود پر نصوص قطعیہ ظاہر الدلالت موجود نہوں بلکہ اس جگہ اشارات اور روایات اور بھی ہیں کہ بہت دفعہ ان کے جمع ہونے سے علم قطعی ہوتا ہے جبکہ وہ ان نصوص قطعیہ کے مثل نہوں اور وہ یہ کہ وہ نصوص قطعیہ در جو امامت حضرت علیؓ کے متعلق ہیں ، محدثین میں سے کسی ثقہ شخص سے ثابت نہیں ہیں باوجودیکہ ان کو امیر المومنین سے شدید محبت ہے اور انھوں نے بہت سی وہ احادیث نقل کی ہیں جو آپ کے مناقب اور امور دنیا و آخرت میں آپ کے کمالات سے تعلق رکھتی ہیں. نیز آپ کے خطبوں رسائل فخر و مباہات کے کلاموں مخاصمات میں اور اس اس وقت کہ لوگ آپ کی بیعت سے مڑ کے ان کی نقل ثابت نہیں بلکہ آپ نے امر خلافت کو چھ آدمیوں کے مشورہ پر موقوف رکھا اور خود حضرت علیؓ اس شوری میں داخل ہوئے. عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں تاکہ لوگ کہیں کہ آنحضرتؐ کے چچا نے اپنے بھتیجے سے بیعت کرلی تو آپکی بیعت سے دو آدمی بھی نہ پھر سکیں اور ابو بکرؓ نے فرمایا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر خلافت کے بارے میں دریافت کر لیتا پھر جو ہوتا اس میں ہم جھگڑا نہ کرتے. پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے لوگوں کے بیعت کرنے میں مباحثہ کیا لیکن کوئی نص نبیؐ پیش نہیں کی.

اور حضرت فاطمہؓ کی آزار رسانی سے جو بظاہر ممانعت حدیث میں وارد ہے وہ مطلق بہر وجہ مراد نہ ہوگی کیونکہ بعض وقت حضرت فاطمہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل ہوئیں چنانچہ احادیث و آثار اس پر دال ہیں نیز حضرت پیغمبر علیہ السلام نے بعض ازواج سے فرمایا مجھکو عائشہؓ کے

Marfat.com

حاصل شود ممنوع و منهی عنه نباشد و معلوم است که باعث آزار
آنحضرت زہرا علیها الرضوان از صدیق اکبرؓ بواسطہ منع ارث
فدک بوده و صدیق در منع آن متمسک بحدیث نبوی علیه الصلوٰة
والسلام بوده که نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناه صدقة
نه تابع هوائے نفسانی پس داخل وعید نباشد اگر کسی گوید که
که چون صدیق علیه الرضوان متمسک بحدیث بوده و حکمی که از آں
سرور علیه السلام شنیده بود نقل کرده و حضرت زہرا علیها الرضوان
چرا بد غضب شده و آزار کشیده که آں آزار فی الحقیقت
آزار آں سرور بوده و هو منهی عنه در جواب گوئیم که ایں غضب و
آزار اختیاری و قصدی نبوده بلکه بمقتضائے طبع بشری و جبلت
عنصری بوده که داخل تحت قدرت و اختیار نیست و نهی و منع
باں تعلق ندارد فافهم.

قال علماء ما وراء النهر الله تعالی ابوبکرؓ را صاحب پیغمبر
صلے الله علیه و آله وسلم خوانده و صاحب پیغمبر قابل ذم و لعن نیست
شیعه در جواب بطریق منع گفتند که آیه قال لصاحبه وهو یحاوره اکفرت
دال است برینکه مصاحبت درمیان مسلم و کافر واقع است یا صاحبی السجن
ءارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار نیز موید مقصود است پس
حضرت یوسفؑ که پیغمبر است دو کس را صاحب خود خوانده که بت پرست
بودند پس ظاهر شد که مجرد صاحب پیغمبر بودن دلیل خوبی نیست.

اقول مثبتاً للمقدمة الممنوعة که مصاحبت بشرط مناسبت
البته موثر است و انکار تاثیر آں مصادم بداهت و معارض عرف و لغ

Marfat.com

بارہ میں ایذا نہ دو کیونکہ وحی مجھ پر سوائے عائشہ رضہ کے کسی کے لحاف میں نہیں آتی۔ لہذا آنحضرت صلعم
نے حضرت عائشہ رضہ کے آزار و آزردگی کو اپنا آزار قرار دیا ہے اور شک نہیں کہ حضرت عائشہ رضہ
حضرت امیر رضہ سے آزردہ دل تھیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس ایذا رسانی کی ممانعت
ہے ہو سکتا ہے کہ وہ خواہش نفسانی کے ساتھ مخصوص ہو اور ارادہ شیطان کے
ساتھ مشروط ہو اور وہ آزار و آزردگی جو کلمہ حق کے اظہار سے واقع ہو جو مطابق حدیث
و نفس ہو تو وہ ممنوع نہ ہو پھر اس کا بھی سب کو علم ہے کہ فاطمہ رضہ کی آزردگی حضرت صدیق
اکبر رضہ سے بدیں باعث تھی کہ آپ نے فدک سے ارث کو روک دیا تھا اور حضرت
صدیق اکبر رضہ اس ممانعت میں حدیث نبوی سے حجت لاتے تھے کہ آنجناب نے فرمایا ہم
انبیاء کے گروہ ہیں ہم ورثہ نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ
خواہش نفسانی کے تابع نہ تھے لہذا آپ وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کہے
کہ جب حضرت صدیق رضہ حدیث سے حجت لائے اور آپ نے آنحضرت صلعم کا دیا ہوا حکم
نقل کیا تو حضرت فاطمہ رضہ کیوں غصہ ہوئیں کیوں آزردہ خاطر ہوئیں کہ آپکی آزردگی
آنحضرت کی آزردگی تھی جس سے ممانعت ہے اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ فاطمہ رضہ کا
غصہ اور آپکی آزردگی باختیار و قصد نہ تھی بلکہ بتقاضائے بشری جبلت عنصری اور
بشریت کے تقاضے اختیار و قصد سے باہر ہیں اور ممانعت اور نہی ان کو شامل نہیں۔
علماء ماوراء النہر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے ابوبکر رضہ کو حضرت پیغمبر علیہ السلام
کا صاحب قرار دیا ہے، لہذا آپ مستحق امامت و ذم نہیں ٹھیر سکتے۔ شیعہ اس کے جواب میں
بطریق منع کہتے ہیں کہ آیت میں اس نے اپنے صاحب سے اور وہ جواب و سوال
کر رہا تھا کہ تو نے کفر کیا دلالت کرتی ہے کہ مسلم اور کافر میں مصاحبت ہو سکتی ہے
اور آیت " اے میرے قیدخانہ کے صاحبو کیا مختلف رب بہتر ہیں یا اللہ واحد القہار "
بھی اسی معاملہ کی تائید کرتی ہے۔ گویا حضرت یوسف ؑ جو پیغمبر ہیں دونوں آدمیوں

Marfat.com

است.　　　هر که او ز آثار صحبت منکر است
جهل او بر ما مقرر می شود

و چوں درمیان مسلم و کافر مناسبت متحقق نبود از قبول تاثیر صحبت یکدیگر محروم مانند. و آنکه منقول است که آن دو بت پرست از برکت صحبت حضرت یوسف علیه السلام مسلمان شدند و از کیش مشرکان بیزار گشتند، پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ با وجود مناسبت تام از سعادت صحبت آن حضرت علیه الصلاة والسلام چرا مستعد نشود و از کمال و معارف او چوں محروم ماند و حال آنکه آں سرور علیه الصلوٰة والسلام میفرماید ما صب اللہ شیئا فی صدری الا وقد صببته فی صدر ابی بکر هر چند مناسبت بیشتر فوائد صحبت افزوں تر لهذا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ از جمیع اصحاب افضل گشت و هیچ یکی از آنها بمرتبه او نرسید چه مناسبت باآں سرور از همه بیشتر داشت قال علیه السلام ما فضل ابوبکر بکثرة الصلوٰة ولا بصوم الصیام ولکن بشئ وقر فی قلبه. علما گفته اند که آن شئ حب پیغمبر است صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم والفناء فیه پس انصاف باید کرد که چنیں محبوب پیغمبر چوں قابل ذم و طعن باشد. کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا.

قال علماء ماوراء النهر که حضرت امیر باوجود کمال شجاعت در وقت بیعت مردم با خلفائے ثلثہ بودند و منع نفرمودند و خود نیز متابعت فرمودند و ایں نیز دلیل حقیت بیعت است وگرنه قدح آنحضرت رضی اللہ عنہ لازم آید.

Marfat.com

کو اپنا صاحب کہتے ہیں جو بت پرست تھے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر کا صرف صاحب ہونا خوبی کی نشانی نہیں۔ جس کے نصیب میں فلاح و بہبود نہ تھی اس کو نبی کا چہرہ دیکھنا سود مند نہ ہوا۔

ہم مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصاحبت بشرطا مناسبت بلا شبہ موثر ہے۔ اور اس کی تاثیر کا انکار کرنا بداہت کو ٹھکرانا ہے اور عرف و عادت سے مقابلہ کرنا ہے چنانچہ ایک بزرگ کیا خوب کہتے ہیں۔ جو صحبت کے آثار کا منکر ہے اس کی جہالت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ اب چونکہ مسلم و کافر میں مناسبت نہ تھی ایک دوسرے کی صحبت کا اثر لینے سے محروم رہ گئے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ وہ دو بت پرست حضرت یوسف ؑ کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہو کر مشرکین کی عادات سے بیزار ہو گئے تو حضرت صدیق ؓ پوری مناسبت رکھنے کے باوجود آنحضرت ؐ کی صحبت با سعادت سے کیوں سعادت اندوز نہ ہوں اور آنجناب کے کمال و معارف سے کس طرح محروم ہوں چنانچہ آنسرور ؐ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے سینہ میں جو بھی چیز ڈالی وہ میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دی ظاہر ہے جس قدر مناسبت زیادہ اسی قدر فائدہ صحبت زیادہ لہذا اس طرح حضرت صدیق ؓ تمام صحابہ سے افضل ٹھہرے اور صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی لیے کہ آپکو آنحضرت ؐ سے سب سے زیادہ مناسبت تھی۔

آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ ابوبکر ؓ کو کثرت نماز و روزہ سے فضیلت نہیں دی گئی بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ وہ چیز محبت اور فنا فی حب رسول ؐ ہے پس انصاف کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبر ؐ کے ایسے ساتھی کو کس طرح قابل ذم و طعن قرار دیا جائے۔ ان کے مونہوں سے

Marfat.com

شیعہ در جواب بطریق نقض گفتند و بالزام مشترک رواں کردند و ممکن توجیہ بطریق منع الخ کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی المناظرۃ ونمودند کہ قبل ازانکہ حضرت امیر از تجہیز و تکفین فارغ شدند خلفائے ثلثہ در ثقیفہ بنی ساعدہ اکثر اصحاب را جمع کردہ برائی ابی بکر رضی اللہ عنہ بیعت گرفتند و ازان حضرت بعد از اطلاع برائی قلت اتباع و بیم ہلاک اہل حق یا باعث دیگر مباشر حرب نہ شدند و ایں دلالت بر حقیت بیعت نمیکند چہ حضرت امیر باکمال شجاعت در ملازمت حضرت پیغمبر بود پیغمبر باحضرت امیر و سائر صحابہ باکفار قریش جنگ نہ کردہ از مکہ معظمہ مہاجرت نمودند و بعد از مدتی کہ متوجہ مکہ شدند در حدیبیہ صلح نمودند و مراجعت فرمودند پس ہر وجہیکہ برائے جنگ نہ کردن حضرت پیغمبر و حضرت امیر و سائر صحابہ گنجد برائی جنگ نکردن حضرت امیر تنہا می گنجد مع شی زائد چہ ظاہر است کہ حقیت کفار قریش اصلا متصور نیست۔ و نزد اہل تحقیق این نقض در بالا نیز جاری است چہ فرعون در دعویٰ خدائی چہار صد سال بر مسند سلطنت بودہ و ہر یک از شداد و نمرود و غیر ہما نیز سالہا دریں دعوی باطل بودند و حضرت اللہ تعالیٰ باکمال قدرت ایشان را ہلاک نکردہ پس ہرگاہ در مادہ حق سبحانہ تاخیر در دفع خصم گنجد در مادۂ بندہ تنہا بطریق اولیٰ می گنجد۔ و آنچہ فرمود کہ حضرت امیر بایشاں بیعت کردند و وقوع آن بلا اکراہ و تقیہ ممنوع است۔

اقول فی حل الاشکال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Marfat.com

بہت بڑی بات نکلتی ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکالتے۔

علماء ماوراء النہر نے فرمایا کہ حضرت امیر باوجود انتہائی بہادر ہونے کے جب خلفاء ثلٰثہ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ خود بھی متابعت میں حصہ لیا لہٰذا یہ بات بھی بیعت کے حق ہونے پر کھلی دلیل ہے ورنہ حضرت علی رضؓ کی شان میں فرق آتا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق نقض کیا اور الزام مشترک جاری کیا لیکن اسکی بھی توجیہہ بطریق منع ہو سکتی ہے جس کو مناظرہ کے فن سے ذرا سا مذاق ہے اس کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے۔ شیعہ نے اس طرح کہا کہ پہلے اس کے کہ حضرت امیرؓ آنحضرتؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوں خلفائے ثلٰثہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں اکثر صحابہ کو جمع کیا اور ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اب جب علیؓ نے اس بات کی خبر پائی تو متبعین کی کمی اور اہل حق کی بلا وجہ خونریزی سے ڈر گیا کسی اور امر کی بنا پر مزاحمت پر آمادہ نہ ہوئے تو یہ حقیقت ابوبکرؓ کی خلافت کے حق ہونے کو نہیں بتاتی دیکھیے حضرت امیر باوجود اس کے کہ بڑے بہادر تھے اور حضرت پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر اور آپ کے علاوہ تمام صحابہ بھی آنجنابؐ کی ہمراہی میں موجود لیکن پھر بھی کفار قریش سے جنگ کے بغیر مکہ معظمہ سے آنجنابؐ نے ہجرت فرمائی پھر ایک مدت بعد جب واپس مکہ کی طرف پھرے تو حدیبیہ میں پہنچکر صلح کی اور لوٹ کر چلے گئے لہٰذا جو سبب آنحضرتؐ حضرت امیر اور صحابہ کا کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے وہی سبب حضرت امیر کے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے۔ بلکہ مزید بر آں کفار قریش کی بہادری کا وجود ہی نہ تھا (اگر حضرت امیر کے مقابلہ کے لوگ تو پھر بھی کچھ بہادری رکھتے تھے ورنہ تو ان کے خلاف حضرت امیر کیسے اٹھتے) اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ نقض اگر اوپر بھی جاتا ہے اسی

کہ علماے ماوراء النہر مجموع تاخیر حرب حضرت امیر بحضرت ابی بکر رض
ومتابعت او بصدیق رض دال بر حقیقت خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ
ساختہ اند وشک نیست کہ آن منتقض نمی شود بتاخیر حرب حضرت
پیغمبر علیہ السلام باکفار قریش وبتاخیر اہلاک اللہ تعالے فرعون
وشداد ونمرود را چہ شق ثانی از دلیل در ینجا اصلا متحقق نیست
بلکہ نقیض آن ثابت است زیرا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
وبارک وحضرت اللہ تعالے اغیر از خدمت وتشنیع ایشان
نفرمودہ وجز بیدی یاد نکردہ اند فاین ھذا من ذٰلک
وچون شیعہ در بیعت امیر بصدیق رض مجال انکار نداشتند کہ ایں
خبر بحد تواتر رسیدہ وانکار آں مصادم بدیہہ عقل بود بضرورت
باکراہ وتقیہ قائل گشتند ودر ابطال خلافت صدیق رض بہتر
ازین مجال سخن نیافتند ومخلصی از برائے خود ازیں نتوانستند
پیدا کرد۔

ناقول فی بیان حقیقۃ خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالے
عنہ ورفع احتمال الاکراہ والتقیۃ کہ اصحاب کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم بعد رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وبارک پیش از دفن بنصب امام مشغول گشتند ونصب امام
را بعد از انقراض زمان نبوت واجب دیدند بل جعلوہ
اھم الواجبات زیرا کہ آنسرور علیہ السلام امر فرمودہ بود باقامت
حدود وسد ثغور وتجہیز جیوش از برائے جہاد وحفظ اسلام وما
لا یتم الواجب المطلق الا بہ وکان مقدورا فھو واجب

اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے) کیونکہ فرعون چار سو سال تک تخت سلطنت پر بیٹھا دعویٰ خدائی
کرتا رہا اسی طرح شداد نمرود وغیرہ سالہا سال تک اس باطل دعوے میں غلطاں و
پیچاں رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باوجود اپنی کمال قدرت کے ہلاک نہیں کیا
لہذا جب اللہ تعالیٰ کے حق میں دشمن کے دفعیہ میں تاخیر اور ڈھیل کی گنجائش
ہے تو بندہ کے حق میں تو لامحالہ اس کی گنجائش ہوگی۔ اور یہ جو کہا ہے کہ حضرت
امیر نے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تو اس کا وقوع بغیر جبر اور تقیہ کے ناقابل تسلیم ہے

(جواب) اس اشکال کے حل کے لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ علمائے ماوراء النہر
نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی حقیقت پر دونوں امور ملحوظ رکھے ہیں یعنی حضرت امیر کا
حضرت ابوبکر سے دربارہ خلافت جنگ نہ کرنا اور ساتھ ساتھ ان کی متابعت و بیعت
میں حصہ لینا لہذا اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں کوئی نقص وارد نہیں ہوتا
نہ اس میں قباحت کہ حضرت پیغمبر نے کفار قریش سے جنگ کرنے میں تاخیر کیوں فرمائی
نہ اس میں کوئی خرابی کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون شداد نمرود کو ہلاک کرنے میں درنگ
کیوں فرمائی۔ کیونکہ یہاں دوسری صورت کا سرے سے وجود ہی نہیں
بلکہ اس کا نقیض موجود ہے ظاہر ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ
نے کفار کی برائی و مذمت ہی فرمائی اور ان کو بغیر برائی کے کبھی یاد نہیں کیا تو کہاں
یہ معاملہ اور کہاں وہ (یعنی حضرت امیر نے تو صدیق رضؓ کی تعریف فرمائی اور
ان سے بیعت لی) پھر حضرت امیر کی بیعت حضرت ابوبکر سے چونکہ بطریق تواتر
نقل ہوئی ہے اور اس سے انکار گویا بداہت کا انکار ہے اس لیے جب شیعہ کو اس سے
انکار کا موقع نہ مل سکا تو مجبوراً اکراہ اور تقیہ کے قول سے آ پکڑے اور حضرت صدیقؓ کی خلافت کے
بطلان کے لیے اس سے بہتر لب کشائی کا کوئی راستہ ان کو نہ سوجھا جب تھی خلاصی کا صرف
یہ ایک ہی راستہ رہ گیا تو ہم اسی اکراہ و تقیہ کے احتمال کو باطل کرنے اور خلافت حضرت

Marfat.com

لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ گفت اَیُّھَا
النَّاسُ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات و
من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت فلابُدَّ لھذا الامر من
یقوم بہ فانظروا وھاتوا اراءکم فقالوا صدقت ۔ پس اول حضرت
عمرؓ بصدیقؓ بیعت کرد بعد ازاں جمیع اصحاب از مہاجرین
و انصار رضی اللہ تعالےٰ عنہم بیعت کردند و بعد از بیعت
ایشان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بر منبر برآمد و بجانب
قوم ملاحظہ نمود زبیرؓ را نیافت فرمود کہ حاضر سازند چون
حاضر گشت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمود کہ میخواہی کہ
اجماع مسلمانان را بشکنی زبیرؓ گفت لا تثریب یا خلیفۃ
رسول اللہ پس صدیقؓ بیعت کرد باز حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ در قوم ملاحظہ فرمود حضرت امیرؓ را نیافت
فرمود کہ طلبند چون حاضر شد صدیق گفت کہ میخواہی کہ
باجماع مسلمانان شکست آری گفت لا تثریب یا خلیفۃ
رسول اللہ فبایعہ حضرت امیر و زبیر از برائی تاخیر بیعت
خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لتاخیرنا عن المشورۃ وانا
نری ابابکر احق الناس بھا انہ صاحب الغار وانا نعرف
شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بالصلوۃ بین الناس وھو حی ۔ قال
الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بایع الناس علی خلافۃ
ابی بکر وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

صدیق رضہ کو حق بتانے کے لیے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام وفات آنحضرت ؐ کے
بعد اور دفن سے پہلے انتخاب امام کے مسئلے میں لگ گئے، ورامام کے تقرر کو انھوں
نے ختم زمانہ نبوت کے بعد واجب بلکہ اہم الواجبات جانا کیونکہ آنسرورؐ فرما
چکے تھے کہ حدود قائم کی جائیں سرحدات پر حفاظتی امور عمل میں لائے جائیں
جہاد و حفاظت اسلام کے لیے فوجوں کو تیار کیا جائے تو یہ احکام واجب
ہوئے اور ان کو سرانجام کرنا بغیر امام کے ممکن نہیں لہٰذا جس چیز کے بغیر واجب
کا وجود نہ ہو سکے، اور وہ دائرہ قدرت میں بھی ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے
پس انتخاب امام بھی واجب ہوا۔ لہٰذا حضرت صدیق اکبر رضہ نے فرمایا اے لوگو جو
شخص محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات فرما گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا
تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، نہیں مرے گا، پس اس خلافت کا کوئی ذمہ دار مہیا ہونا
چاہیے، اور اب تم اس پر غور کرو اور اپنی اپنی رائے پیش کرو سب نے کہا آپ
صحیح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضہ نے سب سے پہلے حضرت صدیق
سے بیعت کی بعد میں تمام مہاجر و انصار نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا
بیعت لینے سے فراغت کے بعد حضرت ابوبکرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور
حاضرین پر نظر ڈالی حضرت زبیر رضہ کو ان میں نہ پا کر آپ نے ان کو طلب فرمایا
جب زبیر رضہ موجود ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ زبیر رضہ کیا تم اجماع مسلمین
کو توڑنا چاہتے ہو انھوں نے جواب دیا، یا خلیفہ رسول اللہ ہرگز نہیں بعد
پھر خود حضرت صدیق رضہ سے بیعت کی حضرت صدیق رضہ نے پھر حاضرین پر نظر
ڈالی تو حضرت امیر رضہ کو نہ پایا آپ نے ان کو بھی طلب فرمایا جب حضرت امیرؓ
گئے تو حضرت صدیق رضہ نے ان سے پوچھا کہ آپ اجماع امت توڑنا چاہتے
ہیں انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اے خلیفۂ رسولؐ ہرگز نہیں پھر خود بھی بیعت کی،

Marfat.com

علیہ وسلم فلم یجد وا تحت ادیم السماء خیرا من ابی بکرؓ فولوه رقابهم ۔ وایضاً اجماع امت بر حقیت خلافت یکی از ابی بکرؓ و علیؓ و عباسؓ واقع شده بود و علیؓ و عباسؓ با ابوبکر منازعت نکردند بلکه بیعت کردند، پس اجماع بر امامت ابی بکرؓ بتمام شد چه اگر ابوبکرؓ بحق نمی بود علیؓ و عباسؓ با و منازعت میکردند چنانچه علی بمعاویہؓ منازعت کرد با وجود شوکت از معاویہ طلب حق کرد

تا آنکہ خلق کثیر را بکشتن داد مع

ان هذا الطلب اذ ذاک اشد دفی اول الامر اسهل لکون عهدهم بالنبی اقرب وهمهم فی تنفیذ احکامه ارغب وایضاً عباسؓ از امیر طلب بیعت کرد ، امیر قبول نکرد اگر حق جانب او می بود قبول میکرد و حال آنکہ زبیر با کمال شجاعت با وجود بنو ہاشم و جمعی کثیر با و متفق بودند، و اجماع کافی است از برائی حقیت خلافت ابی بکرؓ اگرچہ نص بر خلافت او وارد نشده کما قال الجمہور العلماء بلکہ اجماع اقوی است از نصوص غیر متواترہ چہ مدلول اجماع قطعی است و مدلول آں نصوص ظنی با آنکہ گوئیم کہ نصوص ہم وارد گشتہ اند از برائی حقیت خلافت کما ذکره المحققون من المحدثین و المفسرین یعنی قول الجمہور من علماء اهل السنة علی ما ذکره بعض المحققین انه علیه السلام لم ینص علیها لانه علیه السلام لم یامر بها لاحد بما ذکرنا

Marfat.com

اب حضرات امیرؓ و زبیرؓ نے تاخیر بیعت کا عذر بدیں الفاظ ظاہر فرمایا " ہمیں
صدمہ صرف یوں ہے کہ ہم مشورہ سے پیچھے رہے ورنہ ہم ابوبکرؓ کو تمام لوگوں میں زیادہ
حقدار خلافت جانتے ہیں کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے غار کے ساتھی ہیں اور ہم ان کے
شرف و بزرگی کے قائل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ان کو
نماز کے لیے سب لوگوں میں منتخب فرمایا۔ شافعیؒ نے فرمایا کہ سب لوگوں نے باتفاق
خلافت ابوبکرؓ منظور کی کیونکہ وہی سب میں فضیلت و مرتبہ والے تھے اور
جب روئے زمین پر انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر کسی کو بھلا نہیں پایا تو
بلاچون وچرا سب نے ان کے سامنے سراطاعت خم کر دیا۔ پھر یہ بھی ہے کہ
اجماع امت ابوبکرؓ و علیؓ و عباسؓ میں سے کسی ایک پر ہوا تھا ان میں سے
جب علی اور عباسؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ خود بھی بیعت کرلی
تو گویا اب اجماع امت امامت ابوبکرؓ پر خود بخود قائم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ابوبکرؓ
حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ و عباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے
حضرت معاویہؓ سے نزاع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت و شان کے
مالک تھے مگر پایں ہمہ آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتی کہ
بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا
بہ نسبت پہلے موقعہ کے (یعنی ابتدائے خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ
قریب تر تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی جنیتر تھی
اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباسؓ نے حضرت امیرؓ
سے بیعت طلب کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت
عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے۔ اور حال یہ تھا کہ
حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک

Marfat.com

ظهر حقیۃ خلافۃ الصدیق وبطل احتمال الاکراہ والتقیۃ
تقیہ آن زمان احتمال داشت کہ اہل آن عصر تابع حق نمی
بودند وبسعادت خیر القرون قرنی مستسعد نمی گشتند۔ قال
ابن الصلاح والمنذری الصحابۃ کلھم عدول قال ابن
الحزم الصحابۃ کلھم من اھل الجنۃ قطعاً قال سبحانہ
تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل
اولئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
وکلاً وعد اللہ الحسنیٰ لانھم المخاطبون فثبت لھم الحسنیٰ
وھی الجنۃ۔ وکلا یتوھم ان التقیید بالانفاق والقتال فیھا
یخرج من لا یتصف بذلک منھم لان تلک القیود خرجت
مخرج الغالب فلا مفھوم لھا علی ان المراد من تصف بذلک و
لو بالقوۃ والعزم۔ وایضاً اکراہ و تقیہ مستلزم نقص آن حضرت است
کرم اللہ سبحانہ وجہہ زیراکہ در اکراہ ترک عزیمت است و در تقیہ
کتمان حق کہ منہی عنہ است ہرگاہ مومن عامی ہما امکن بترک
اولیٰ راضی نشود و مرتکب منہی عنہ نگردد فکیف اسد اللہ
و زوج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کہ
در شجاعت و صفدری بی نظیر بود مرتکب چندین امور
ناشائستہ گردد و اینہا از کمال جہالت و فرط ضلالت قدح
آں حضرت را مدح گمان کردہ اند و نقصان او را کمال
دانستہ أفمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسناً

وقول علما ما وراء النہر چوں شیعہ سب ولعن حضرات

Marfat.com

جماعت کثیر۔ ان کے ساتھ متفق تھی۔ اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیقت کے ثبوت کے لیے اجماع کافی گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علماء کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیقت خلافت ابو بکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین و مفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علماء اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا، پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر ہونا ثابت ہو گیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہو گیا۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت نکل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہ ہوں لیکن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے، چنانچہ ابن صلاح اور منذری نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں، اللہ تعالے نے فرمایا

"فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔ لیکن اللہ تعالے نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے" جب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے، تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ و جہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قیدیں بطور غالب احوال کے تھی ہیں لہٰذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوہ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ

Marfat.com

شیخین و ذی النورین و بعضی از ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ کفر است تجویز کنند بر بادشاہ اسلام بلکہ بر سائر انام بنا برامر ملک علام قتل و قمع آنہا اعلاء لدین الحق واجب و لازم است و تخریب ابنیہ و اخذ اموال و امتعہ ایشان جائز۔

شیعہ در جواب بطریق منع گفتہ اند کہ شارح عقائد نسفی در نیکہ سب شیخین کفر باشد اشکال کردہ و صاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلامی شمردہ و صاحب مواقف ہم برین رفتہ و نزد امام محمد غزالی سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ را اہل قبلہ را کافر نمیداند۔ پس انچہ این حضرات در تکفیر شیعہ گفتہ نہ موافق بسبیل مومنان است و نہ مطابق حدیث و قرآن۔

اقول منبتاً للمقدمہ الممنوعہ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیحہ بران دال است منہا لما اخرج المحاملی و الطبرانی و الحاکم عن عویم بن ساعدہ انہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وقال ان اللہ تعالیٰ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل منہم وزراء و انصارا و اصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال سیأتی من بعدی قوم یقال لہم الرفضۃ فان ادرکتم فاقتلوہم

Marfat.com

اکراہ کیصورت میں ترک افضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔ جب عام مومن حتی الامکان بہتر چیز کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر۔ شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت وگمراہی کے باعث نقص آنحضرتؐ کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپکی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں۔ کیا جسکو برے اعمال اچھے کرکے دکھائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے۔ علمائے ماوراء النہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کا فر ہوئے لہذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب ولازم ہے کہ ان کو قتل کریں ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز وروا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کہا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے۔ صاحب جامع اصول نے شیعہ کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام محمد غزالیؒ کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعری شیعوں کو بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن وحدیث کی رو سے یہ اپنے خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی رد کیے ہوئے مقدمہ کو کہ سب شیخین کفر ہے اور احادیث

Marfat.com

فانهم مشرکون قال قلت یا رسول الله ما العلامۃ فیھم قال یقرظونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف واخرجہ عنہ من طرق اُخری بنحوہ و نادہ عنہ وآیۃ ذلک انھم یسبون ابا بکرؓ وعمرؓ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ وامثال این حدیث بسیار آمدہ کہ این رسالہ گنجائش ذکر آنہا ندارد۔ والغرض سب شیخین موجب بغض ایشاں ست وبغض ایشاں کفر است۔ بخبر من ابغضہم فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ والغنا اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال حب ابی بکرؓ وعمرؓ ایمان وبغضہما کفر۔ واخرج عبد اللہ بن احمد عن انسؓ مرفوعا انی لارجو لامتی فی حبہم مافی قول لا الٰہ الا اللہ۔ وبغض ایشان را بر حب ایشان مقایسہ باید کرد لانہا علی طرفی نقیض۔ ونیز تکفیر مومن موجب کفر است چنانچہ در حدیث صحیح وارد است من رمی رجلاً بالکفر وقال عدو اللہ ولیس کذلک انکان کما قال والا رجعت علیہ۔ وما بیقین میدانیم کہ ابی بکرؓ وعمرؓ مومنانند و دشمنان خدا نیستند و مبشر بجنۃ اند پس تکفیر ایشان راجع بقائلان باشد بمقتضائے ایں حدیث فیحکم بکفرھم وایں حدیث اگرچہ خبر واحد است اما تکفیر از و معلوم میشود اگرچہ جاحد او کافر نشود۔ وقال امام عصرہ ابو زرعۃ الرازی من اجل شیوخ الاسلام اذا رأیت الرجل ینقص احدا من

Marfat.com

صحیح اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی روایت محاملی طبرانی اور حاکم عویم بن ساعدہؓ سے کرتے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لیے بعض کو ان میں سے وزیر بنایا۔ بعض کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا نہ فرض و نوافل اس کے درجہ قبولیت کو پہنچیں گے اسی طرح دارقطنی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (علیؓ) کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور پہچان کیا ہے آنجنابؐ نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کر کے بڑھائیں گے جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی حدیث کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح زیادتی بھی ہے کہ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالی دیں گے اور جو میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے "جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھکو اذیت دی اور جس نے مجھکو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیساتھ

Marfat.com

اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعلم
انہ زندیق وذلک لان القرآن حق والرسول
حق وما جاء بہ حق وما ادی علینا ذلک کلہ
الا من الصحابۃ رضی الله تعالیٰ عنہم فمن جرحہم
انما اراد ابطال الکتاب والسنۃ فیکون الجرح
بہ الصق ویحکم علیہ بالزندقۃ والضلالۃ والکذب
والعناد وقال سہل بن عبد الله التستری وناہیک
بہ علماً وزہداً او معرفۃ وجلالۃً من لم یومن
باصحابہ لم یومن برسول الله صلی الله علیہ وسلم
وسُئِلَ عبد الله بن المبارک وکفاک بہ جلالۃ
وعلماً ایہما افضل معاویۃ او عمر بن عبد العزیز فقال الغبار
الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول الله
صلی الله علیہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا
اشار بذلک الی ان فضیلۃ صحبتہ ورویتہ صلی الله
علیہ وسلم لا یعدلہا شیئٌ۔ وہذا فی غیر اکابر الصحابۃ
رضوان الله علیہم ممن لم یضم الا بمجرد رویتہ صلی الله
علیہ وسلم فما بالک فی من ضم الیہا انہ قاتل مع صلی الله
علیہ وآلہ وسلم او فی زمنہ بامرہ او نقل شیئاً من الشریعۃ
الی من بعدہ او انفق شیئاً من مالہ بسببہ فہذا
مما لا یمکن ادراک فضلہ و شک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ
اند بلکہ افضل ایشان پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشان موجب کفر وزندقہ

Marfat.com

محبت ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے، عبداللہؒ بن احمدؒ حضرت انسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ محبت رکھنے میں اتنی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید مجھ ان کے لا الٰہ الا اللہ کہنے میں ہے اب ان کے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ نیز مومن کو کافر بنانا کفر کا سبب ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ تہمت اسی پر لوٹتی ہے۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ مومن ہیں اور خدا کے دشمن نہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہٰذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ اجل شیوخ اسلام امام عصر ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرت صلعم کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اسلیے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہؓ سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرتا ہے تو وہ گویا کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے۔ لہٰذا جرح انکا پر زیادہ موزوں ہے اور اس پر زندیق گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہل بن عبداللہ تستری نے جنکا علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول صلعم کے ساتھ خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ صلعم پر ایمان نہیں لایا عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا گیا اور آپکی ذات بھی علم و جلالت شان میں محتاج بیان نہیں، کہ معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیزؒ آپنے کہا کہ وہ غبار جو حضرت

Marfat.com

وضلاله باشد کما لا یخفی۔ و فی المحیط لمحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ لا یجوز الصلوٰۃ خلف الروافضۃ لانھم انکروا خلافۃ الصدیق وقد اجتمعت الصحابۃ علی خلافتہ۔ و فی الخلاصۃ من انکر خلافۃ الصدیق فانہ کافر و یکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب ھواء او بدعۃ ولا یجوز خلف الرافضۃ ثم قال ان کل ما ھو ھوی یکفر بہ لا یجوز والا یجوز و یکرہ و کذا من انکر خلافۃ عمرؓ فی الاصح ہرگاہ انکار خلافت ایشان کفر باشد فکیف حال من سبھم او لعنھم۔

پس ظاہرشد کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریق سلف است و آنکہ از بعضے از اہل سنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردند برتقدیر صحت و دلالت آن بر عدم تکفیر اینہا محمول بر توجیہ و تاویل است لتطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء۔ و ایضاً شیعہ از سب و لعن حضرت عائشہ صدیقہؓ انکار کردہ و در بارہ آنحضرت علیہا الرضوان بسبب مخالفۃ نص طعن و تشنیع ثابت کردند۔ و گفتند انچہ خبث و فحش در بارہ عائشہؓ بشیعہ نسبت کردہ اند حاشا ثم حاشا اما چون عائشہؓ مخالفت امر وقرن فی بیوتکن نمودہ ببصرہ در آمدہ و بہ حرب آنحضرتؓ اقدام نمودہ و بحکم حدیث حربک حربی حرب حضرت امیر حرب حضرت پیغامبر است صلے اللہ علیہ وسلم و محارب پیغامبر یقیناً مقبول نیست بنابریں مورد طعن گشتہ و یوشیعہ نماندکہ

Marfat.com

معاویہ رضی کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا جبکہ وہ آنجناب کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔ گویا آپنے اس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپکی رویت کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کر سکتی۔ پھر یہ ذکر انکا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کرو کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپکی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں اور اس میں شک نہیں کہ شیخین رضی اکابر صحابہ رضی میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہ رضی ہیں پس انکو کافر ٹھیرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ) محیط میں حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت حضرت صدیق رضی سے منکر ہیں حالانکہ صحابہ کا آپکی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے جو حضرت صدیق رضی کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچانے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگر کفر کی حد تک نہ پہونچائے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمر رضی کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اس کا کیا حال ہوگا جو انکو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہو گیا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا بھا دیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مانکر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو

Marfat.com

امر بملازمت بیوت و نہی از خروج آنہا مطلق کہ شامل جمیع احوال وازمنہ باشد مراد نیست وخروج بعضی ازواج آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام باو در بعضی اسفار برآں دلالت میکند پس امر بملازمت بیوت مخصوص گشت بوقتے دون وقتے وحالے دون حالے وو در رنگ عام مخصوص البعض شد وعام مخصوص البعض از روئے مدلول ظنی است مجتہد راجائز است کہ افراد دیگر ہم بعلت مشترکہ ازان اخراج نماید وشک نیست کہ حضرت صدیقہؓ عالمہ و مجتہدہ بودہ وترمذی از ابی موسیٰؓ روایت میکند کہ او گفتہ کما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃؓ الا وجدنا عندھا علماً وہمچنیں ترمذی از موسیٰ ابن طلحہ روایت میکند کہ او گفتہ ما رائت احدا افصح من عائشۃؓ پس تواند بود کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ خروج خود را در بعضی اوقات یا بعضی احوال از برائے بعضی منافع و مصالح ازاں مخصوص کردہ باشد ولا محذور فیہ ولا طعن علی انا نقول الظاہر من الآیۃ نہی الخروج بلا ستر وحجاب کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعدہ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ واما الخروج مع الستر والحجاب فخارج عن النھی

وخروج حضرت صدیقہؓ از برائے اصلاح بود نہ برائے حرب کما قال بعض المحققین واگرانہ برائے حرب باشد چنانکہ مشہور است فلا باس بہ ایضا لانہ عن اجتہاد لا عن

مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور
مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو۔ نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے سب
وطعن سے انکار کر کے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن وتشنیع نا بعد
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہ رضی کے بارے
میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ
جب عائشہ رضی نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں
میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آ کر حضرت امیر کے خلاف صف آراء
ہوئیں جب کہ مطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے
تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے
اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بنا پر عائشہ
طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں۔ (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں
رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلق مراد نہیں کہ تمام حالات اور
زمانوں کو شامل ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرت کا خود آنجناب کے ساتھ بعض
سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات
و احوال سے تخصیص ہو گئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آ گیا اور عام
مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے مجتہد کے لیے اختیار رہتا ہے کہ وہ دوسرے
افراد کو علت مشترکہ کے ذریعہ اس سے خارج کرے۔ اور بلا شبہ حضرت عائشہ رضی عالمہ
مجتہدہ تھیں چنانچہ ترمذی ابو موسیٰ رضی سے روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے
کہا ہم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی حدیث کے بارے میں
کوئی اشکال ہوا اور ہم نے اس کو حضرت عائشہ رضی کے سامنے پیش کیا تو ہم نے
اس کے متعلق ان کے پاس پورا پورا علم پایا اور اسی طرح ترمذی موسیٰ ابن طلحہ رضی سے

Marfat.com

هواء۔ چنانکہ شارح مواقف از آمدی نقل میکند کہ
واقعات جمل وصفین از روے اجتہاد بود والمجتہد
وان کان مخطیا لامواخذۃ علیہ قال القاضی البیضاوی
فی تفسیر قولہ تعالیٰ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم الآیۃ
لولا حکم من اللہ سبق اثباتہ فی اللوح وھو ان لا یعاتب المخطی فی اجتہادہ یا آنکہ
گوئیم خطائی مجتہد ہم نزد خدائی عزوجل ہدایت است کما نقل
رزین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی
من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی
بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضھا اقوی من بعض ولکل
نور فمن اخذ بشئ مماھم علیہ فھو عندی علیٰ ھدی
ثم قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ و
حدیث حربک حربی تواند بود کہ نزد حضرت صدیقہؓ بثبوت
نرسیدہ باشد یا مخصوص باشد۔ بحرب مخصوص چہ تواند
بود کہ اضافت برائے عہد باشد۔

وایضاً از برائی ترویج کتب باطل خود تزئیف کتب اہل سنت آوردہ اند کہ در
کتب شیعہ چنیں است کہ در وقت حضور ابن ام مکتوم اعمی در خدمت حضرت
پیغمبر علیہ السلام کسے از اہل آنحضرت موجود کرد حضرت پیغمبر ازیں معنی
اعتراض فرمودند آں گفت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ایں شخص کور است آنحضرتؐ فرمود کہ تو کور نیستی۔ و اہل
سنت در کتب خود آوردند کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام عائشہؓ

Marfat.com

روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رض سے زیادہ فصیح نہ پایا پس ہو سکتا ہے کہ عائشہ رض نے بعض اوقات یا بعض حالات میں کچھ منافع و مصالح کی بنا پر اپنے کو اس حکم سے مخصوص کر دیا ہو اور اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس پر کوئی طعن نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ آیت سے بظاہر بلا ستر و حجاب نکلنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ بعد کا کلام ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ اس پر صاف دال ہے لیکن اگر ستر و حجاب کی پوری رعایت سے نکلا ہو تو وہ نہی سے خارج ہے۔

ظاہر ہے حضرت صدیقہ رض کا نکلنا اصلاح کے لیے تھا نہ لڑائی کے لئے محققین کی یہی تحقیق ہے۔ اور اگر لڑائی کے لیے بھی ہوتا جیسا کہ مشہور ہے تو اسمیں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ اجتہاد کی بنا پر تھا نہ خواہش نفسانی کے باعث چنانچہ شارح مواقف آمدی کر نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل و صفین کے واقعات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد کو اپنے اجتہاد میں غلطی پر ہو اس پر گرفت نہیں، قاضی بیضاوی تفسیر آیۃ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم کے ذیل میں کہتے ہیں کہ اگر لوح محفوظ میں یہ حکم پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو تم سب کو عذاب آن پکڑتا اور وہ لکھا ہوا یہ ہے کہ مجتہد کو اس کی اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائیگی، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مجتہد کی غلطی خدا کے نزدیک ہدایت ہے جیسا کہ عمر بن الخطاب رض کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہ رض کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں وحی آئی اے محمد تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمانی ستاروں کی مانند ہیں، بعض بعض سے قوی تر ہیں مگر ہر ایک سب پر نور ہیں پس جس نے ان کے پاس سے کچھ لیا تو وہ ہدایت پر ہے۔ پھر کہا میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم جسکی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے

رہی حدیث " حوئب " والی، تو ہو سکتا ہے یہ حدیث حضرت صدیقہ رض کے نزدیک پایہ ثبوت تک نہ پہنچی ہو، یا کسی خاص لڑائی کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ ہو سکتا ہے (حوئب) میں اضافت عہد کے لیے ہو یعنی خاص فلاں لڑائی جو حضر

Marfat.com

را بکتف مبارک خود برداشت تا تماشای حبشی کند که در کوچه سازمی نواختند و بعد از مدتی فرموده یا حمیرا ہل شبعت تو به تماشا سیر شدی. این عمل را بارذال ناس نسبت نتوان کرد.

پوشیده نماند تواند که این واقعه پیش از نزول آیت حجاب متحقق شده باشد و منع از حضور ابن ام مکتوم بعد از نزول آن - و همچنین تواند بود که آن لهو مشروع باشد نه ممنوع چنانکه در اخبار صحاح وارد است و عنقریب مذکور خواهد شد که حبشه در مسجد حضرت پیغمبر صلے الله تعالی علیه و آله وسلم نیزه بازی میکردند و آن در رنگ تیر اندازی است در حق آنکه هر دو آلہ غزاء و جهاد اند و تیر اندازی مشروع است. فکذا ہو مثلہ

و نیز وقوع آن لهو در مسجد دلالة بر مشروعیت میکند کما لا یخفی. و لو سلم که بعد از نزول حجاب بوده پس گوئیم که حضرت صدیقہؓ در آن وقت صغیره بود نه مکلفه کما یفهم مما روی البخاری و المسلم عن عائشة رضی الله عنها قالت ان النبی صلے الله علیه و آله وسلم یقوم علی باب حجرتی و الحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد و رسول الله صلی الله علیه وسلم یسترنی بردائه لانظر الی لعبهم بین اذنه و عاتقه ثم اقول من اجلی یقوم حتی اکون انا التی انصرف فاقدرا الجاریة الحدیثة السن الحریصة علی اللهو هذا۔

Marfat.com

علیؓ سے کہے گا وہ میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔) (اعتراض شیعہ بر کتب اہل سنت)

نیز اپنی کتابوں کو رواج دینے اور کتب اہل سنت کو کمزور بتانے کے لیے شیعہ نے بیان کیا ہے کہ اہل تشیع تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ابن ام مکتوم نابینا خدمت آنحضرتؐ میں تھے آپکی اہل حرم میں سے کسی کا گذر ہوا آنجنابؐ نے اس پر اعتراض فرمایا انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص تو اندھا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو اور دلاب ذرا دیکھو) اہل سنت اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے عائشہؓ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھایا تاکہ وہ اس جماعت کا تماشا دیکھیں جو گلی میں ساز نوازی کر رہی تھی پھر ایک مدت بعد فرمایا اے حمیرا، (لقب حضرت عائشہؓ) کیا تم تماشے سے سیر ہو گئیں۔ اس فعل کی نسبت رذیل ترین انسان کی طرف بھی نہیں کر سکتے۔ (جواب)

پوشیدہ نہ رہے کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو، اور ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم بعد کا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کھیل جائز ہو اور ممنوع نہ ہو چنانچہ صحیح احادیث سے اس کی تائید بھی ملتی ہے جو عنقریب زیر تحریر آئیں گی کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں نیزہ بازی ہوا کرتی تھی اور اس کی حیثیت تیراندازی کی سی ہے کیونکہ دونوں کرتب جہاد کے آلے ہیں اور تیراندازی لامحالہ مشروع ہے، نیزہ بازی بھی اسی شمار میں آئیگی۔ پھر مسجد میں اس کھیل کا کھیلا جانا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ یہ کھیل جائز و مشروع تھا۔ اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ یہ واقعہ بعد نزول آیت حجاب کا ہے تو ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس وقت حضرت صدیقہؓ کم سن تھیں مکلفہ نہ تھیں (کہ پردہ کی ذمہ داری ان پر آتی) جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیلتے ہوتے

Marfat.com

بدانکہ در اصحاب کرام در آمدن و در میان ایشان حکمها نمودن از کمال بے ادبی و فرط بے سعادتی است و طریق اسلم آنست کہ منازعات و اختلافاتی کہ درمیان ایشان واقع شده بعلم حق سبحانہ مفوض سازند وہمہ ایشان را جز بہ نیکی یاد نکنند و حب ایشان را حب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دانند مَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّی اَحَبَّھُمْ حدیث صحیح است۔

قال الشافعی وھو منقول عن عمر بن عبد العزیز تلک دماءٌ طَھَّرَ اللہُ عنھا ایدینا فلیطھر عنھا السنتنا۔ اما چون شیعہ شنیعہ اصحاب را بہ بدی یاد میکنند و بسب و لعن ایشان جرأت مینمایند علمائے اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را ظاہر سازند و ازیں قبیل است بعضی سخنان کہ ازیں حقیر دریں باب تحریر آمده چنانکہ ذکر یافتہ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

ھذا ما تیسر لی فی رد ھم واظھار شناعتھم بعون اللہ سبحانہ وحسن توفیقہ ونسأل اللہ سبحانہ ان یثبت قلوبنا علی دینہ ویوفقنا لمتابعۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولنختم الرسالۃ بالخاتمۃ الحسنۃ وذکرنا حب اھل البیت ومدائحھم وفضائلھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

Marfat.com

آنجناب مجھ کو اپنی چادر کے آڑ میں لے لیتے تاکہ میں حبشیوں کا کھیل آپ کے شانے اور کان کے درمیان سے دیکھوں پھر میں کہتی ہوں کہ آپ میری ہی وجہ سے کھڑے رہتے، حتی کہ میں ہی واپس لوٹتی۔ لہذا اس سے اندازہ کیجئے ایک کم سن کھیل کی حریص لڑکی کے شوق کا۔

جان لیجئے کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنا حد درجہ کی بے ادبی اور انتہائی بدنصیبی ہے اس میں سلامتی کا پہلو یہ ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان جو اختلافات اور جھگڑے رونما ہوئے ہیں ان سب کو حق سبحانہ کے علم کے سپرد کریں اور ان سب کو نیکی سے یاد کریں اور ان کے ساتھ محبت کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت جانیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں میں وارد ہے "جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونیکی وجہ سے ان سے محبت کی۔"

شافعیؒ نے فرمایا اور یہ دراصل عمر بن عبدالعزیزؓ سے منقول ہے کہ ان صحابہ کے وہ خون ہیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا۔ پس چاہیئے کہ ہم ان سے اپنی زبان کو ۔ پاک رکھیں۔ لیکن چونکہ بد اصل شیعہ صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر سب و لعن کرنے کی جرات کرتے ہیں اس لیے علمائے اسلام پر واجب و لازم ہے کہ ان کی پرزور تردید کریں اور ان کے مفاسد کو طشت از بام کریں چنانچہ اس حقیر کی چند باتیں جو تحریر میں آئی ہیں وہ اسی زمرہ کی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہ ہو طاقت ہم میں اس کی اور معاف کر ہم کو اور بخش کر ہماری اور رحم فرما ہم پر تو ہے ہمارا آقا بس مدد فرما ہماری قوم کافرین پر۔

Marfat.com

قال الله سبحانه انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیراً۔ اکثر المفسرین علی انها نزلت فی علی و فاطمه والحسنین رضی الله تعالیٰ عنهم لتذکیر ضمیر عنکم وما بعده وقیل نزلت فی نسائه صلی الله علیه وسلم لقوله تعالیٰ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن نسب الی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما وقیل المراد النبیؐ وحده۔ واخرج احمد عن ابی سعید الخدری انها نزلت فی خمس النبی صلی الله علیه وسلم و علیؓ و فاطمہؓ وحسن والحسین رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔ و ذهب الثعلبی الی ان المراد من الاهل فی الآیه جمیع بنی هاشم والمراد من الرجس الاثم والشک فیما یجب الایمان به وثبت فی بعض الطرق و تحریمهم علی النار۔ وعن وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال لما نزلت هٰذه الآیه نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیاً و فاطمه وحسناً وحسیناً فقال اللّٰهُمَّ هٰؤلاء اهل بیتی (مسلم) وعن المسور بن المخرمه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی وفی روایة یریبنی ما اراها و یوذینی ما اذاها (بخاری ومسلم) وعن ابی هریره قال خرجت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طائفة من النهار حتی فاطمه فقال اثم لکع اثَمَّ لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منهما صاحبه فقال رسول الله

Marfat.com

یہ ہے جو کچھ مجھکو ان شیعوں کے رد میں میسر آ سکا اور ان کی برائی کے اظہار میں مہیا ہو سکا، اللہ کی توفیق اور اس کی مدد و معاونت کے طفیل۔ اب ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم و ثابت رکھے اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے اور اب اس رسالہ کو ہم اچھے خاتمے ختم کرتے ہیں اور اہل بیت کے مناقب و محاسن مدائح و فضائل بھی اس کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اے اہل بیت تم کو اللہ تعالیٰ نجاست سے پاک کرنا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرے گا۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت علی رض فاطمہ رض اور حسین رض کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس میں ضمیر عنکم کی مذکر ہے اور جو بعد کی ضمیریں ہیں وہ بھی مذکر ہیں

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ازواج مطہرات کے حق میں اتری ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے واذکرن مایتلی فی بیوتکن یعنی ان آیتوں کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں یہ تفسیر ابن عباس رض کی طرف منسوب ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں امام احمد نے ابی سعید خدری رض سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ بزرگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رض فاطمہ رض حسن رض اور حسین رض ثعلبی کہتے ہیں کہ آیت میں اہل سے مراد تمام بنی ہاشم ہیں رجس سے مراد گناہ اور ارکان ایمان میں شک کرنا ہے اور اسی روایت کے بعض طریقوں میں لیذھب عنکم الرجس سے مراد اہل بیت پر آگ کو حرام کرنا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ جب آیت مباہلہ ندع ابناءنا وابناءکم

صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ من یحبہ (بخاری ومسلم) عن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال الحسین ایضا کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی) وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمہ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم (ترمذی) وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ رضی اللہ عنھا فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا (ترمذی) وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحسن والحسین ھما ریحانی من الدنیا (ترمذی)

وعن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں جس نے ان کو غصے کیا اس نے مجھ کو غصے کیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو چیز ان کو بے چین کرتی ہے وہ مجھکو بے چین و بے قرار کرتی ہے اور جو ان کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھکو اذیت پہنچاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں بچہ ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی اسے لپٹ گئے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی انسؓ نے کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اولاد اور اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر آئیں گی پس تم دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ نیز زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ جو علیؓ فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ

Marfat.com

ما بين الصدر الى الراس والحسينؓ
اشبه النبي صلى الله عليه وسلم ما كان
اسفل من ذلك (ترمذی)

وعن ابن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
حامل الحسن بن على على عاتقه فقال رجل
نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لنعم الراكب هو۔ (ترمذی)

وعن عائشة رضی الله عنها قالت ان الناس
كانوا يتحرون بهدايا هم يوم عائشة
يبتغون بذلك مرضاة رسول الله عليه وسلم
وقالت ان نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم
كن حزبين حزب فيه عائشةؓ وحفصةؓ
وصفيةؓ وسودةؓ والحزب الآخر ام سلمةؓ وسائر
نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب
ام سلمةؓ فقلن لها كلمى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدى الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فليهده اليه حيث كان
فكلمته فقال لها لا تؤذينى فى عائشة فان الوحى
لم ياتنى وانا فى ثوب امراة الا عائشة قالت
اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن

Marfat.com

سے لڑنے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔ جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب میں کون زیادہ عزیز ہے انہوں نے کہا کہ فاطمہؓ پھر میں نے پوچھا اچھا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا ان کے شوہر (علیؓ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجنابؐ نے فرمایا حسنؓ وحسینؓ دنیا کے دو پھول ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سینہ سے سر تک سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور حسینؓ جسم کے زیریں حصہ میں آنجنابؐ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے بچے تو بڑی اچھی سواری پر سوار ہے نبی صلعم نے فرمایا وہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ ہدیے بھیجنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے جبکہ آپ میرے ہاں ہوتے اور اس سے محض آنجنابؐ کی خوشنودی مقصود ہوتی۔ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں عائشہؓ حفصہؓ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں، اور دوسرے گروہ میں ام سلمہؓ اور سب بیویاں تھیں۔ پس ام سلمہؓ کے گروہ نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلعم سے کہیں کہ آنجناب لوگوں سے فرمادیں کہ جو شخص بھی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ پیش کردے خواہ آپ کسی بھی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں

دعون فنا طمة فنا نطلن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم نحكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب قالت بلى قال فاحبى هذه.

(بخاری ومسلم)

وعن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ما غرت على احد من نساء النبی صلی الله علیه وسلم ما غرت على خدیجة وما رأیتها ولکن کان یکثر ذکرها وربما ذبح الشاة ثم یقطعها اعضاء ثم یبعثها فی صدایق خدیجة فربما قلت له کانه لم تکن فی الدنیا امرأة الا خدیجة فیقول انها کانت وکانت وکان لی منها ولد۔ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العباس منی وانا منه (ترمذی)

وعنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احبوا الله لما یغذوکم من نعمة فاحبونی لحب الله واحبوا اهل

Marfat.com

آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو عائشہ رضؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے
کہ وحی میرے پاس کسی عورت کے لحاف میں نہیں آتی سوائے
عائشہ رضؓ کے اس پر حضرت ام سلمہ رضؓ بولیں یا رسول اللہ میں
اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں پھر ام سلمہ رضؓ
کے گروہ نے مطلب براری میں حضرت فاطمہ رضؓ کو واسطہ ڈال
کر ان کو آنجناب صؐ کے پاس بھیجا انھوں نے آنجناب سے اس بارہ
میں بات چیت کی آنجناب صؐ نے فرمایا، اے بیٹی کیا تم اس سے محبت
نہیں رکھتیں جس سے میں محبت رکھتا ہوں ۔۔ انھوں نے کہا
بیشک ۔ آپ نے فرمایا بس تو تم عائشہ سے محبت رکھو۔

عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی بیویوں سے کسی بھی بیوی پر اس قدر رشک نہیں ہوتا تھا جس قدر
حضرت خدیجہ رضؓ پر ہوتا تھا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا
لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اکثر و بیشتر یاد فرمایا کرتے تھے
اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت سے
ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور بہت دفعہ
میں کہہ دیا کرتی کہ آپ کے نزدیک سوائے خدیجہ رضؓ کے دنیا
میں کوئی عورت ہی نہیں اس کے جواب میں آپؐ فرماتے خدیجہ رضؓ
ایسی تھیں ایسی تھیں اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے عباس رضؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم خدا سے

Marfat.com

بیتی لحبتی . (ترمذی)

ومن ابی ذرؓ انہ قال وھو آخذ بباب الکعبۃ سمعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (احمد) فلیکن ھذا آخر الرسالۃ

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ برقول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول من ودست و دامان آل رسول

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اللھم اغفرلی ولوالدی بحق النبی العربی واھل بیتہ واحسن الیھما والی بحرمۃ جمیع احباب الحضرۃ المدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واھل بیتہ وسلم وبارک

الحمد للہ سبحانہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد النبی الامی سید الانام الی یوم القیام ۔

تمت بالخیر

Marfat.com

اس لیے محبت کرو کہ وہ خدا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لیے،
محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری
محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ ابو ذرؓ کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے
کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے
اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص اس کشتی میں سوار
ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا وہ
ہلاکی کا لقمہ ہوا۔ بس رسالہ اسی پر ختم ہوتا ہے۔

اے میرے معبود نبی فاطمہ کے طفیل ایمان پہ میرا خاتمہ کر۔
اگر میری دعا قبولیت کو نہ پہنچی تو میں آل رسول کا دامن تھام لوں گا
سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پہ
اے اللہ نبی عربی اور اہل بیت کے صدقہ میں میری اور میرے والدین
کی بخشش فرما اور تمام احباب سردار مدینہ صلعم اور ان کے اہل بیت
کے طفیل میرے والدین اور مجھکو احسان سے نواز۔ اب خاتمہ پہ ساری
تعریف اللہ کے لیے اور صلوٰۃ و سلام اس کے حبیب محمد نبی امی پر جو تمام
ملک کے لوگوں کے لیے سردار و آقا ہیں۔

تمت بالخیر

زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

Marfat.com

تعلیقات

این رسالهٔ انیقه که از تصنیفاتِ امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی قدس سرّه (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) هست، اوّلاً در خاتمهٔ مکتوباتِ شریفهٔ آنحضرت ع (که از لکھنؤ نشر یافته) مشمول بود و هرگاه که کمیاب بود این بندهٔ ناچیز در ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء از رام پور مع ترجمهٔ اردو شائع کرده ام وحالا (از سعی برادرِ معظّم عبدالغفار یمین صاحب) اشاعت پذیر شود -

مولانا محمد ہاشم کشمی رح در بابِ این رساله، در زبدة المقامات (مطبوعهٔ لکھنؤ- ۱۳۰۷ھ- صفحه ۱۳۱) گفته است:- " اربابِ تشیع در آن بلاد در غایتِ حشمت وجاه بودند و به سلطان (اکبر) تقربِ تمام داشتند وسلطان نیز به دین و اربابِ دین در نهایت عداوت بود ولیکن از جوشِ غیرتِ اسلام که حضرت ایشان رح را حضرتِ حق سبحانه عطا فرموده بود ملاحظهٔ این و آن در خاطرِ شان خطور نمی بود -" حضرت امام ربّانی قدس سرّه هم گفته اند که " چون درین ایّام رساله که شیعه در وقتِ محاصرهٔ مشهد بعلماء ماوراءالنهر نوشته بودند در جوابِ رسالهٔ آنها در بابِ تکفیرِ شیعه و اباحتِ قتل و اموال آنها مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعه رسید ... " - این محاصرهٔ مشهد و سبزوار بدستِ والیِ توران اعنی عبدالمؤمن خان ابن عبدالله خان ازبک (م ۱۰۰۶ھ) در سنه ۱۰۰۱ھ روی نموده بود، پس قیاس است که حضرت مجدّد رحمة الله علیه این رساله را هم در آن سال تصنیف فرموده بودند -

درین رساله فرقه هاے اهلِ تشیع بدین گونه مذکور اند:-

(۱) سبائیه (ص۸) - (۲) کاملیه (ص۸) - (۳) بیانیه (ص۸) - (۴) مغیریه (ص۸) - (۵) جناحیه (ص۸) - (۶) منصوریه (ص۸) - (۷) خطابیه (ص۱۰) - (۸) غرابیه (ص۱۰) -

(۹) ذهبیه (ص۱۲) - (۱۰) یونسیه (ص۱۳) - (۱۱) مفوضه (ص۱۳) - (۱۲) اسمٰعیلیه (ص۱۲) -
(۱۳) زیدیه (ص۱۶) - (۱۴) امامیه (ص۱۶) - وغیرهم (بجمعهم) -

بعد از آن، جوابهاے اعتراضات اہل تشیع آغاز نماید و دلائل عمده علماے ماوراء النهر (در رد آن فرقه ها) هم بیان شود - یعنی از صفحات ۲۰-۴۴-۴۵-۵۶-۶۶ آن دلائل را توشیح و تائید کرده شود - و در آخر این رساله، مناقب اهل بیت (رضوان الله علیهم) هم مندرج است که سیزده باشد -

در رساله هذا چنانکه از مولانا محبوب الٰهی مدظله مستفاد می شود، این اضافه بعد از سطر ۸ - صفحه ۴، کرده می آید: -

دیار هندوستان هرچند از سائر ممالک در اسلام متأخر است و از اصحاب کرام هیچ یکے باین اقلیم تشریف نیاورده اند اما از آن آوان که اسلام در آنجا ظاهر شده است و سلاطین اسلام استیلا یافته اند و مشائخ عظام و اولیاے کرام از اطراف و جوانب تشریف آورده اند، معالم دین و اعلام اسلام زمان زمان در تزاید و ترقی است و بر سائر ممالک - یک جهت بلکه بوجوه مزیت و فضیلت دارد که تمام سکان آن از اہل اسلام بر عقیدهٔ حقه اہل سنت و جماعت اند و نشانے از اہل بدعت و ضلالت در آن دیار پیدا نیست و طریقهٔ مرضیهٔ حنفیه دارند حتی که بالفرض شخصے را که مذهب شافعی یا حنبلی داشته باشد طلب دارند نیابند و هرچند این مذهب از اہل حق اند اما اہل هوا و بدعت را از یزگان اند و حضرت خواجه خسرو علیه الرحمة و الرضوان در ملک هندوستان می فرماید: - (نظم)

خوشا هندوستان رونق دین - شریعت را کمال و عز و تمکین
ز بردستان هندو گشته پامال - فرو دستان همه در دادن مال
بدین عزت شده اسلام منصور - بدان خواری سران کفر مقهور
بذمت گر نبودے رخصت شرع - نماندے نام هندو ز اصل تا فرع
ز غزنین تا لب دریا درین باب - همه اسلام بینی بر یکے آب
نه ترسائی که از نا ترس کاری - نهد بر بنده داغ کردگاری
نه از جنس جهودان جنگ و جوریت - که از قرآن (کنند) دعوی به توریت
نه مغ کز طاعت آتش شود شاد - از و باصد زبان آتش بفریاد
مسلمانان نعمانی روش خاص - ز دل بر چار آئین را باخلاص
نه کین با شافعی نه مهر با زید - جماعت را و سنت را بجان صید

Marfat.com

نه اهلِ اعتزالی کز فنِ شوم — ز دیدارِ خدا گردید محروم
نه رفضے تا رسد زان مذہب بد — جفاے بر وفاداران احمد
نه آن سگ خارجی کز کینه سازی — کند با شیرِ حق روباه بازی
زہے ملکِ مسلمان خیز و دین جو — که ماہی نیز سُنّی خیزد از جو

تا قریب ہالصد سال برہمین صرافت ولطافت بود تا آنکہ در زمانِ خاقانِ اعظم عبد اللہ خان، شیعہ کہ درآن دیار غلبہ وشیوع پیدا کردہ بودند بعضے بقتل رسیدند و بعضے جلاے وطن شدہ بہند آمدند و بحکام وسلاطین آن جا تقریب نمودہ بعضے جہال را بمقدمات مزخرفہ ومغالطات زراندودہ اغوا نمودند وازراہ بردند و ہرچند فتنہ وفساد در اقلیم خراسان تسکین یافت ومسلمانان از شرارت آنہا وارستند، اما از قدوم بدمیمن آن بدکیشان در دیارِ ہند، مسلمانان را فتورِ عظیم واقع شد و فتنہ از سر پیدا گشت۔

ایضاً منقول است کہ بزرگے ہموارہ دعا می کرد، الٰہی اہلِ خراسان را بجمعیت نگہ دار و از تفرقہ امان بخش۔ مُریدان از کمالِ تعجب پرسیدند کہ یا شیخ این چہ دعاست کہ در حقِ آن بے دولتان می کنید۔ فرمود کہ تفرقۂ ایشان موجبِ ضلالت و تفرقۂ عالم است و ایقاظ فتنۂ نائم۔

(بعدازین عبارت، از سطر ۹ صفحہ ۱۸، آغاز نمائید — کہ چون بن آدم...)

Marfat.com

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محمد ﷺ

محسنِ انسانیت، رحمۃ للعٰلمین، باعثِ تخلیقِ کائنات، شہنشاہِ کونین، حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لیے

ماہانہ محفلِ میلاد

زیرِ سرپرستی، فخر المشائخ

حضرت صاحبزادہ

میاں جمیل احمد شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

زیرِ اہتمام، صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

دیگر اراکین انجمن غلامانِ مصطفےٰ (رجسٹرڈ)

بمقام: جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱ ایکڑ سکیم

نیو مزنگ سمن آباد لاہور

محفلِ ذکر

مسجد ہذا میں ہر اتوار کو نمازِ فجر کے ایک گھنٹہ بعد ختم خواجگان، ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور محفل زیرِ اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نہایت عقیدت و احترام سے منعقد ہوتی ہے۔

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات کو موسم سرما میں بعد نمازِ عشاء اور موسم گرما میں بعد نمازِ مغرب منعقد ہوتی ہے۔ اس تقریب سعید کے موقع پر ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ذاکر زاہد ممتاز ریسرچ سکالر مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

درس قرآن مجید

ممتاز ماہر تعلیم مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ ہر اتوار کو محفل ذکر کے فوراً بعد جامع مسجد ہذا میں درس قرآن حکیم دیتے ہیں

برادران اسلام سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ ان ماہانہ اور ہفت روزہ محافل میں شرکت فرمائیں

منجانب: بزم جمیل غلامانِ شیر ربانی ۲۱ ایکڑ سکیم سمن آباد لاہور

Marfat.com

داخلہ جاری ہے

تعلیم کے حصول کا سنہری موقع

داخلہ کے خواہشمند طلباء
نماز عصر تا عشاء
رابطہ کریں

ہر سمسٹر
چار ماہ
اور کورس
ایک سال
کا ہوگا

نقشبندیہ
مجددیہ
شیر ربانی

جامعہ جمیل العلوم

زیر سرپرستی
فخر الشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

زیر اہتمام
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
و دیگر اراکین انجمن غلامان مصطفےٰ (رجسٹرڈ)

مجلس مشاورت

ممتاز ماہر تعلیم جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
سابق چیرمین جامعہ اسلامیہ بہاولپور و پنجاب یونیورسٹی

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ لاہور

ڈائریکٹر
مفسر قرآن پروفیسر قاری صاحب
مشتاق احمد
سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج لاہور

★ پروفیسر عبدالعزیز خان نیازی
گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور
★ حضرت علامہ قاری عبدالحمید نقشبندی (ایم اے)
★ حافظ قاری خالد محمود
★ حافظ محمد یوسف
★ حافظ قاری اللہ بخش

اور دیگر اساتذہ کی زیر نگرانی تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، عربی، تجوید و قرآت اور حفظ و ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لائیں

میٹرک، ایف اے
بی اے اور ایم اے
کے طلباء داخلہ لے
سکیں گے

برائے رابطہ : انجمن غلامان مصطفےٰ جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
انتظامیہ کمیٹی : شیر ربانی روڈ (چوک شیر ربانی) 21 ایکڑ سکیم نیو مزنگ کرشن آباد لاہور

Marfat.com